تنظیم اسلامی کا ترجمان

18

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

24 تا 30 شعبان المعظم 1440ھ/30 اپریل تا 6 مئی 2019ء

کامیاب ترین انسان: حضرت محمد ﷺ

ڈاکٹر مائیکل ہارٹ اپنی کتاب ''The 100'' میں لکھتا ہے:

"My choice of Muhammad to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels."

ڈاکٹر مائیکل ہارٹ کے نزدیک انسانی زندگی کے دو علیحدہ علیحدہ میدان ہیں۔ ایک ہے مذہب' اخلاق اور روحانیت کا میدان' جبکہ ایک ہے تمدن' تہذیب' سیاست اور معاشرت کا میدان' اور ان دونوں میدانوں میں انتہائی کامیاب (supremely successful) انسان تاریخ انسانی میں صرف اور صرف ایک ہی ہیں اور وہ ہیں حضرت محمد ﷺ۔ جن لوگوں کو بالعموم بڑا سمجھا جاتا ہے ان کی عظمت کسی ایک پہلو سے نمایاں ہوتی ہے۔ عبادت گزاری اور نفس کشی میں گوتم بدھ بہت اونچا ہے۔ اخلاقی تعلیمات کے اعتبار سے حضرت مسیح علیہ السلام بہت اونچے ہیں' لیکن ریاست' حکومت اور سیاست میں ان کا کوئی دخل نہیں۔ فتوحات اور ملک گیری کے حوالے سے سکندرِ اعظم بہت اونچا ہے' اٹیلا بہت اونچا ہے' چنگیز خان بہت اونچا ہے' اکبر اعظم بہت اونچا ہے۔ اور بھی بڑے بڑے حکمران ہو گزرے ہیں —— لیکن دین' اخلاق اور روحانیت میں ان کا کوئی مقام تھا؟ یہاں زیرو سے بھی کام نہیں چلے گا' minus لانا پڑے گا۔ تاریخ انسانی میں صرف اور صرف ایک ہی انسان ہے جو ہر دو اعتبار سے بلند ترین اور کامیاب ترین قرار پاتا ہے —— اور وہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ۔

رسول ﷺ انقلاب کا طریق انقلاب

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

رمضان، قرآن اور پاکستان

رمضان المبارک کی آمد اور ہماری ذمہ داریاں

مغرب اسلامی نظام اور اسلامی حدود کا مخالف کیوں؟

عالمی تبدیلی

رمضان کیسے گزاریں؟

ماہ رمضان المبارک کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی فہرست

الھدیٰ (851)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

غلبہ اسلام کی پیشن گوئی اور حضرت محمد ﷺ کی رحمت للعالمینی

سُورۃُ الْاَنْبِیَاء — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات :105تا 107

وَلَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِیۡ ہٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِیۡنَ ﴿۱۰۶﴾ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾

آیت ۱۰۵ ﴿وَلَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾﴾ ’’اور ہم نے لکھ دیا تھا زبور میں نصیحت کے بعد کہ اس زمین کے وارث ہوں گے ہمارے نیک بندے۔‘‘

الفاظ کے مفہوم کے مطابق اس وراثت کی دو امکانی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ قیامت سے پہلے اللہ کا دین پوری دنیا پر غالب آ جائے گا‘ اللہ کے نیک بندوں کی حکومت تمام روئے زمین پر قائم ہو جائے گی اور یوں وہ پوری زمین کے مالک یا وارث بن جائیں گے۔ دوسری صورت یہ ہوگی کہ قیامِ قیامت کے بعد اسی زمین کو جنت میں تبدیل کر دیا جائے گا اور اہل جنت کی ابتدائی مہمان نوازی (نُزُل) یہیں پر ہو گی (مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو تشریح سورۃ ابراہیم:۴۸)۔ اور یوں اللہ کے نیک بندے جنت کے وارث بنا دیے جائیں گے۔ اس مفہوم کے مطابق یہاں زمین سے مراد جنت کی زمین ہو گی۔

آیت ۱۰۶ ﴿اِنَّ فِیۡ ہٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِیۡنَ ﴿۱۰۶﴾﴾ ’’یقیناً اس میں ایک بڑی خبر ہے (اللہ کی) بندگی کرنے والوں کے لیے۔‘‘

آیت ۱۰۷ ﴿وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾﴾ ’’اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے نہیں بھیجا ہے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔‘‘

یعنی آپؐ کی بعثت صرف جزیرہ نمائے عرب تک محدود نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کے عملی طور پر غلبے کے بعد آپؐ کی بعثت کا مقصد پورا ہو چکا ہوتا‘ مگر آپ ﷺ تو تمام اہل عالم کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ چنانچہ آپؐ کی بعثت کا مقصد قرآن میں تین مقامات (التوبہ:۳۳‘ الفتح:۲۸ اور الصف:۹) پر ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے: ﴿ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ﴾ ’’وہی ذات ہے جس نے اپنے رسولؐ کو بھیجا الہدیٰ اور دین حق کے ساتھ تا کہ اسے غالب کر دے تمام ادیان پر‘‘۔ گویا آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد تب پورا ہو گا جب دین اسلام کل روئے زمین پر غالب ہو جائے گا۔ اسی مضمون کو اقبالؔ نے یوں بیان کیا ہے: ؎

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے!

فرمان نبوی

پسندیدہ اعمال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے کوئی دنیاوی مصیبت دور کر دی اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا۔ جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کریں گے۔ جو کسی تنگدست کے لیے آسانیاں پیدا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مدد کرتا رہے گا جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جس نے علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت یا آپس میں ایک دوسرے کو قرآن سنتے سناتے سیکھتے سکھاتے ہوں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی مدد نازل نہ ہو اور اس کی رحمت ان کا احاطہ نہ کر لے اور فرشتے انہیں گھیر نہ لیں اور جس عمل میں سستی کی اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔‘‘ (متفق علیہ)

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا' دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان' نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
24 تا 30 شعبان المعظم 1440ھ جلد 28
30 اپریل تا 6 مئی 2019ء شمارہ 18
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فریداللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد' طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 79-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 15 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک......600 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا------------------(2000 روپے)
یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان، قرآن اور پاکستان

رمضان، قرآن اور پاکستان محض ہم قافیہ الفاظ نہیں ہیں، حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے کسی دوسرے گوشے میں بسنے والے مسلمانوں کی نسبت مسلمانانِ پاکستان کا رمضان اور قرآن سے اضافی تعلق بھی ہے، وہ اس لیے کہ پاکستان رمضان کی اس شب میں قائم ہوا، جس کے بارے میں گمانِ غالب ہے کہ وہ لیلۃ القدر ہے جسے قرآن نے نزولِ قرآن کی شب ہونے کی بنا پر ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا۔ اگرچہ 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ یہ ثابت کر چکی تھی کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی حقیقی نمائندہ جماعت ہے۔ لیکن پھر بھی 1947ء کے آغاز میں یقین سے نہیں کہا جا سکتا تھا کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان اسی سال دنیا کے نقشہ پر حقیقت بن کر اُبھر سکے گی۔ انگریز حاکموں اور برصغیر کی بڑی قوم ہندو کی شدید ترین مخالفت کے باوجود اس کا قائم ہو جانا ہی کچھ نا قابل فہم سا محسوس ہوتا تھا۔ لیکن تشکیل پاکستان کے تاریخی واقعات کو مرحلہ وار دیکھیں تو اس سال ستائیس رمضان المبارک کی نصف شب کے قریب قیام پاکستان کا اعلان خالصتاً کن فیکون کا مظہر محسوس ہوتا ہے۔ 1940ء کی قرارداد لاہور میں پاکستان کا ذکر نہیں تھا بلکہ اس میں آزاد مسلمان ریاستوں کا ذکر ہے۔ اس پس منظر میں ایک ہزار میل سے زائد زمینی فصل رکھنے والے دو حصوں پر مشتمل ایک ریاست کا قائم ہو جانا معجزہ محسوس ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے پاکستان کو بجا طور پر مملکت خداداد کہا جاتا ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان بنا کر ہندوؤں سے ہزار سالہ رفاقت ختم کی، اس کی دشمنی مول لی اور نتیجہ کے طور پر ہندوؤں کے ہاتھوں لاکھوں مسلمان بے گھر ہوئے، بے شمار قتل ہوئے اور ان گنت مسلم خواتین کی بے حرمتی ہوئی، یعنی پاکستان پر جان، مال اور عزت جو انسان کا کُل سرمایہ ہوتا ہے، سب کچھ لٹا دیا۔ 'پاکستان کا مطلب کیا: لا الہٰ الا اللہ' اتنا پُرکشش نعرہ تھا اور نظریۂ پاکستان کی اصطلاح اتنی دلپذیر تھی کہ یہ قربانیاں حقیر محسوس ہوتی تھیں۔ نظریۂ پاکستان یعنی اسلام کے یوں تو دو بنیادی ماخذ ہیں: قرآن اور حدیث، لیکن یہ دو بھی اس طرح اکائی بن جاتے ہیں کہ حضور ﷺ قرآن مجسم اور قرآن ناطق بھی تو کہلاتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث کے مطابق قرآن سیرتِ رسول ﷺ اور خلق رسول ﷺ ہی کا تو بیان ہے۔ یعنی قرآن دین متین کا اصل منبع، سرچشمہ اور ماخذ ہے۔ لہٰذا نظریۂ پاکستان کی آبیاری کے لیے پاکستان میں جو پہلا کام ہونا چاہیے تھا، وہ یہ تھا کہ قرآن کی تعلیم کو عام کیا جاتا، قرآن کی زبان کو سیکھا اور سکھایا جاتا، آخر انگریزی زبان میں مہارت حاصل کی جا سکتی ہے تو قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے عربی کیوں نہیں سیکھی جا سکتی تھی۔ اگرچہ قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ اسے سمجھے بغیر بھی پڑھا جائے تو بھی ایک لطف، سرور اور کیف محسوس ہوتا ہے، لیکن عملی زندگی میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے احکاماتِ قرآنی کو اپنا امام بنانے کی ضرورت تھی۔ اس کے حکم پر عمل کیا جاتا اور اس کے روکے رکا جاتا۔ لیکن صد افسوس کہ عوامی اور حکومتی دونوں سطحوں پر عملی زندگی سے اسلام کو خارج کر دیا گیا۔ ہم مصنوعی روشنیوں کے ذریعے عزت و وقار کا راستہ ٹٹولنے کی کوشش کر رہے ہیں اور فطری روشنی کے مینار قرآن مجید پر ریشمی جزدانوں کے بے شمار غلاف چڑھا دیئے ہیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر کوشاں ہیں کہ حق کو دبیز ریشمی پردوں میں چھپا دیا جائے۔ نتیجتاً ہم صراطِ مستقیم سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ اسلام کے عادلانہ نظام کو اپنانا تو دور کی بات ہے، ہم عام انسانی اخلاقیات سے بھی عاری ہو چکے ہیں۔ رمضان اور قرآن کے ساتھ مسلمانانِ پاکستان نے کیا

سلوک کیا، یہ ایک دل فگار کہانی ہے۔ رمضان کو تاجروں، سٹاکسٹوں اور صنعت کاروں نے لوٹ کھسوٹ اور چور بازاری کا مہینہ بنالیا۔ اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالیں ظلم، ناانصافی، کرپشن، خیانت، جھوٹ، بددیانتی اور منافقت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا۔ سیاسی اور معاشی سطح پر ہماری کوئی کل سیدھی نہیں۔ بیرون ملک ہماری پہچان ایک بھکاری ملک کی ہے۔ دولت اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے طبقاتی خلیج کو بہت وسیع کر دیا ہے۔ یا وہ لوگ ہیں جو نزلہ وزکام کے علاج کے لیے یورپ میں ہسپتال بک کرواتے ہیں اور اپنے کتوں کے لیے ایئر کنڈیشنڈ کمرے تعمیر کرواتے ہیں یا وہ لوگ ہیں جو بھوک اور بیماری کے ہاتھوں رسی باندھ کر چھت سے جھول جاتے ہیں۔

موجودہ حکومت بھی اگرچہ ریاست مدینہ کا نعرہ لے کر آئی تھی مگر 9 ماہ گزرنے کے باوجود اس طرف کوئی عملی پیش رفت دیکھنے میں نہیں آئی۔ ہماری سیاست، معیشت اور معاشرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے سرعام بغاوت کا اعلان کر رہی ہے۔ سود کو قرآن مجید نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا مگر ہماری معیشت کی پوری عمارت ہی سود کی بنیاد پر کھڑی ہے۔ رہی سہی کسر اب ڈاکٹر حفیظ شیخ کی تعیناتی سے پوری ہو جائے گی جنہیں آج بھی ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ معاشرے میں فحاشی، بے حیائی، جھوٹ، کرپشن اور لوٹ مار کا دور دورہ ہے۔ ہمارا سیاسی اور حکومتی نظام پورے کا پورا اسلام کے بنیادی اصولوں کو چیلنج کرتا ہوا سیکولرازم اور لبرل ازم کی طرف جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ ملک ہم نے اس وعدے پر حاصل کیا تھا کہ ہم یہاں اسلام کو نافذ کریں گے۔ بجائے اس کے اسلام کے لیے یہ دھرتی تنگ ہوتی جا رہی ہے۔

قصہ مختصر اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہم بند گلی میں داخل ہو چکے ہیں لیکن مایوسی کفر ہے۔ ضرورت ہے واپس لوٹنے کی، قرآن کی طرف رجوع کرنے کی جو نسخہ کیمیا ہے اور اسی میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے، جو ہمیں ماضی سے بھی آگاہ کرتا ہے اور مستقبل کے لیے رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ رمضان کا بابرکت مہینہ ہمیں دعوت فکر دیتا ہے کہ ہم غور کریں کہ ہماری ذلت ورسوائی کی اصل وجہ کیا ہے؟ ہم یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہم نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا اسلامی ممالک میں سے صرف پاکستان ہی نے قرآن حکیم سے اعراض کیا ہے اور اسے پس پشت ڈالا ہے اور اس کے نتیجہ میں یہ اس حال کو پہنچا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان واحد اسلامی ملک ہے جس کے قیام کا جواز اسلام بتایا گیا تھا۔ کسی اور ملک نے اپنے نام کا مطلب لا الٰہ الا اللہ نہیں بتایا تھا۔ علاوہ ازیں اگر دوسرے اسلامی ممالک نے بھی قرآن کو ترک کیا ہے تو کون سی دنیا میں عزت کمائی ہے۔ آج پوری دنیا میں ایک اسلامی ملک بھی ایسا نہیں ہے جو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا دعویٰ کر سکے اور وقت کی سپر پاور سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے۔ امریکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر مسلمانوں کی بستیاں اجاڑ رہا ہے اور مسلمانوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح کچل رہا ہے۔ اور 57 اسلامی ممالک ٹس سے مس نہیں ہو رہے امریکہ اور اسلام دشمن قوتوں کا ہاتھ صرف اور صرف ایک اسلامی فلاحی ریاست روک سکتی ہے۔ ہر کلمہ گو کا اوّلین دینی فریضہ ہے کہ مذکورہ اسلامی ریاست کے لیے تن من دھن لگا دے۔ یہی حالات کا تقاضا ہے، یہی کرنے کا اصل کام ہے، یہی جہاد ہے۔ اور اسی غرض کو پورا کرنے کے لیے اگر بات جان کا نذرانہ پیش کرنے تک پہنچے تو جان ہتھیلیوں پر رکھ کر نکلنا ہوگا۔

پندرہ سو سال قبل مدینہ کی چھوٹی سی بستی میں قائم ہونے والی پہلی اسلامی ریاست چند سالوں میں اگر یورپ، ایشیا اور شمالی افریقہ تک پھیل گئی تو اُس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں نے قرآن کو اپنا امام بنا کر انفرادی اور اجتماعی زندگی کی راہیں متعین کیں تھیں اور آج اگر اسلام کے نام پر بننے والی دوسری ریاست پاکستان ناکامیوں اور محرومیوں سے دوچار ہے تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن سے حقیقی اور عملی تعلق منقطع کر لیا ہے۔ ہم اگر رمضان کی برکات سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قرآن کو اوڑھنا بچھونا بنانا ہوگا۔ اے کاش!

اے کاش! رمضان میں جنم لینے والا پاکستان قرآن کی عملی تعبیر نظر آئے۔ اے کاش! رمضان کے روزے ہمیں ایسی توانائی بخش دیں کہ ہم موجود باطل نظام کا سر کچل سکیں جس نے دنیا میں ہمیں ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں دیا اور ہماری آخروی فلاح بھی مشکوک کر دی ہے۔ ایک بات یہ بھی کہی جاتی ہے کہ آج مسلمانان پاکستان جتنا قرآن پڑھتے ہیں، آج جتنے بچے قرآن حفظ کر رہے ہیں اس حوالہ سے ماضی قریب کی نسبت ہماری صورت حال بہت بہتر ہے پھر ہماری یہ ذلت ورسوائی کیوں؟ یقیناً یہ بات درست ہے کہ تلاوت قرآن اور حفظ قرآن میں اضافہ ہوا ہے اس کے فائدے سے ہم محروم نہیں رہیں گے ہم اس کے روحانی اثرات مرتب ہونے کے بھی مکمل طور پر قائل ہیں۔ لیکن ایک مثال جو اگرچہ پوری طرح منطبق نہیں ہوتی لیکن صرف متوجہ کرنے کے لیے عرض کیے دیتے ہیں کہ کبھی کسی مریض کو ڈاکٹر کا نسخہ صرف پڑھ لینے سے یا دوائیوں کے نام رٹ لینے سے افاقہ ہوا ہے؟ صرف اُس کے علم میں اضافہ ہو سکتا ہے کہ اس مرض کے لیے یہ دوائیاں کارآمد ہیں۔ اسی طرح جب تک ہم اپنی عملی زندگی میں قرآن سے رہنمائی حاصل نہیں کریں گے اور اس کتابِ ہدایت کو اپنے دل ودماغ میں انڈیل نہیں لیں گے، اُس کے حکم پر آگے نہیں بڑھیں گے اور جس سے روک دے گا اس سے رک نہیں جائیں گے۔ کسی قسم کے لیت ولعل میں اور کسی قسم کی دلیل بازی میں پڑیں گے۔ تب تک ہم قرآن پاک سے حقیقی اور مکمل فائدہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی ہم حامل قرآن ہونے کے دعویٰ میں سچے ہوں گے۔ یہ ایک ایسا راز ہے جسے افشاں ہوئے پندرہ سو سال ہو چکے ہیں مسئلہ ہماری بیداری کا ہے، مسئلہ ہماری نیت کا ہے اور مسئلہ صرف عمل کا نہیں ضعفِ ایمان کا بھی ہے۔ آخر میں علامہ اقبال کا یہ شعر عرض کیے دیتے ہیں

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

رمضان المبارک کی آمد اور ہماری ذمہ داریاں

قرآن و سنت کی روشنی میں

امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کا ایک خصوصی خطاب

رمضان کی آمد آمد ہے۔ چند دن کے بعد ہم پر رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔اس ماہ مبارک کو نیکیوں کا موسم بہار کہا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا خصوصی مظہر ہے کہ اس ماہ میں ہر نیک عمل کا ثواب کئی گنا زیادہ ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اس ماہ کی آمد سے قبل اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کرنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ ماہ رمضان آئے گا اور گزر جائے گا ، اور آخر میں ہم کف افسوس مل رہے ہوں گے۔تو اس موسم سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ذہنی طور پر پہلے سے تیار اور آمادۂ عمل ہو۔

محترم حاضرین! رمضان کے بابرکت مہینے کے حوالے سے یہ بات تو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ رمضان میں دن کا روزہ اور رات میں تراویح ہوتی ہے۔تاہم ضرورت اِس بات کی ہے کہ رمضان کے تعلق سے قرآن مجید اور احادیث رسولؐ کی تفصیلی رہنمائی کو واضح کیا جائے۔

قرآن مجید میں روزے کی عبادت کا تفصیلی ذکر سورۃ البقرہ کے 23ویں رکوع میں ہے۔اس رکوع میں روزے کی حکمت‘ غرض وغایت‘ قرآن مجید کے ساتھ تعلق‘ اس کا اصل حاصل اور احکام اور اعتکاف کے مسائل جیسے موضوعات کو جمع کر دیا گیا ہے۔فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (آیت:183)

’’اہل ایمان! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔‘‘(روزہ کی غرض و غایت یہ ہے کہ) تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو‘‘۔

اس آیت میں روزے کی فرضیت کا ذکر ہے۔اور ترغیب وتشویق کے لیے فرمایا کہ روزہ صرف تمہی پر فرض نہیں کیا گیا ہے‘ بلکہ سابقہ اُمتوں پر بھی فرض تھا۔اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جو دین بھیجا ہے وہ اصلاً ایک ہی ہے‘ یعنی دین توحید۔اس کے اہم ارکان میں روزہ ہمیشہ سے شامل رہا ہے۔

فرضیت روزہ کے ساتھ ساتھ اس کی حکمت بھی بتا دی گئی کہ روزہ کی یہ مشقت کیوں ڈالی گئی ہے۔ روزہ کا مدعا یہ ہے کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔تقویٰ وہ شے ہے جو آخرت کی کامیابی کی کلید ہے۔تقویٰ اِس احساس کا نام ہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے‘ اور ایک دن مجھے اللہ کے حضور حاضر ہو کر اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے۔ یہ

مرتب: ابوابراھیم

احساس پیدا ہوگا تو پھر انسان اپنے طرز عمل کو صحیح بنیادوں پر استوار کرے گا۔آدمی نماز پڑھے گا تو اس میں خشوع وخضوع ہوگا‘ شریعت پر نیک نیتی سے عمل کرے گا۔ورنہ وہ شریعت کو بھی بازیچۂ اطفال بنا لے گا‘ جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ الغرض انسان کو صراطِ مستقیم پر گامزن رکھنے والی چیز تقویٰ ہے۔

تقویٰ مسلمان کی دنیاوی اور اُخروی بھلائی کے لیے ایک ناگزیر وصف ہے۔ اگر ایک شخص ایمان تو لے آئے مگر اُس میں تقویٰ نہ ہو تو نہ صرف آخرت میں بلکہ دنیا میں بھی ایمان کے ثمرات سے محروم رہے گا۔ اگر مسلمان کے دل میں تقویٰ ہے تو اس دنیا میں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ایک مثالی معاشرہ وجود میں آئے گا، اللہ کی رحمتیں ہوں گی، برکات ہوں گی، امن وخوشحالی ہوگی، ایک دوسرے پر اعتماد ہوگا، ایک دوسرے کا احترام ہوگا۔ اور اگر تقویٰ نہیں ہوگا تو دنیا میں معاشرہ کا وہی حال ہوگا جو آج پاکستانی معاشرہ کا ہے کہ 97 فی صد مسلمان ہیں، پھر بھی کرپشن آخری حدوں کو چھو رہی ہے۔ جھوٹ، دھوکہ، فریب، بداعتمادی، عہد شکنی تو گویا ہمارے قومی شعائر بن چکے ہیں۔ ملاوٹ اس درجے میں ہے کہ لائف سیونگ ڈرگز بھی اس سے محفوظ نہیں۔ بدامنی کا یہ عالم ہے کہ ہر گلی کوچہ میں پھاٹک لگائے جا رہے ہیں۔ کھڑکیوں کے اندر گرلیں لگائی جا رہی ہیں۔ عدل وانصاف یہاں پر ایک بکاؤ شے ہے، جس کی کوئی حقیقت نہیں۔کمی کس چیز کی ہے؟ تقویٰ کی۔ہم میں یہ خرابیاں اس کے باوجود ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، آخرت میں ہمیں اپنے ہر ہر عمل کا جواب دینا ہے، مگر خدا خوفی نہیں ہے، دل یقین سے محروم ہیں، اُن میں اِس پکڑ کا احساس ہی نہیں ہے، لہٰذا حرام کاریاں، سیاہ کاریاں، بداعمالیاں، جھوٹ، فریب، گناہ، معصیت ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ ذلت، یہ رسوائی، یہ خواری اور یہ جگ ہنسائی تقویٰ سے محرومی کی وجہ سے ہے۔ یہ تو دنیا کا معاملہ ہے۔ آخرت کی کامیابی کے لیے تو تقویٰ کا ہونا اور بھی ضروری ہے۔نجات اُخروی کے لیے اہم ترین شرط تقویٰ ہے۔قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ جنت تیار ہی اُن لوگوں کے لیے کی گئی ہے جن کے پاس تقویٰ کی پونجی ہو۔ مثلاً ’’(جنت) تیار کی گئی ہے‘ متقین کے لیے‘‘ (آل عمران:133) اور ’’کامیابی متقین کے لیے ہے۔‘‘ (النبا:31) اور فرمایا: ’’بے شک متقین جنت میں ہوں گے اور اللہ کی نعمتوں سے متمتع ہو رہے ہوں گے۔‘‘ (الطور:17)

رمضان 30 روزہ تربیتی پروگرام ہے اس تربیت سے ہمیں ایمان اور یقین کی دولت ملے گی، نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی عملی ٹریننگ حاصل ہوگی، تقویٰ کی پونجی

میسر آئے گی، جو اُخروی کامیابی اور گناہوں سے بچنے کے لیے لازمی ہے۔ یہ عملی ٹریننگ کیا ہے؟ یہ کہ روزے کی حالت میں کچھ حلال چیزوں سے بھی بچو، یہ پابندی قبول کرو کہ صبح صادق سے لے کے غروب آفتاب تک جائز ذرائع سے تم کچھ کھانے پینے اور جنسی خواہش پوری کرنے سے احتراز کرو گے۔ اگر تم نے ایسا کرلیا تو تمہارے اندر وہ روحانی طاقت پیدا ہوگی کہ تم سال کے بقیہ گیارہ مہینوں میں حرام اور ناجائز چیزوں سے بچ سکو گے۔

رمضان کی فضیلت نزول قرآن کی بنا پر ہے۔

چنانچہ یہ بات فرمادی کہ

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ﴾

’’رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے‘‘

ماہ رمضان المبارک میں انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی عظیم نعمت نازل ہوئی ہے کہ زمین کے اوپر اس جیسی کوئی نعمت اور اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی شے نہیں ہے۔ یہ نعمت اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن حکیم ہے۔ اور یہ نوع انسانی کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت ہی وہ سرمایہ ہے جس کی ہم نماز کی ہر رکعت میں دُعا مانگتے ہیں، ’’(اے اللہ) تو ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے‘‘۔ ہدایت دنیا کی زندگی میں انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو اللہ نے قرآن کی شکل میں پورا فرمادیا۔ یہ وہ ہدایت نامہ ہے جو پوری نوع انسانی کے لیے ہے۔ اِس میں مرد اور عورت، حکمران اور رعایا، عالم اور بے علم، والدین اور اولاد، خاوند بیوی، استاد اور شاگرد، کسان اور مزدور، غرض ہر شخص کے لئے رہنمائی کا وافر سامان موجود ہے۔ قرآن حکیم کی ایک اہم صفت یہ ہے کہ یہ ہدایت کی روشن دلیلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں ہدایت کو ہر انداز سے واضح کیا گیا‘ تاکہ ہر شخص جس میں ذرا بھی طلب ہو‘ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اسی سے معلوم ہوگا کہ کیا حق ہے اور کیا باطل ہے؟ یہ پیمانہ ہے جس پر ہر شے کو پرکھا جائے گا کہ کیا چیز درست ہے‘ کیا غلط ہے؟ کون سا نظریہ درست ہے‘ کون سا فلسفہ غلط ہے؟ کون سا طرز عمل درست ہے‘ کون سا غلط۔

یہ رمضان اور قرآن کا تعارف تھا۔ اب آیت کے اگلے حصے میں ماہ صیام کے روزے کا حکم دیا گیا:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ﴾

’’تو (اے مسلمانو!) تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے‘ اس پر فرض ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھے۔‘‘

غور کیجئے، جس عظیم مہینے میں قرآن نازل ہوا اُسی میں روزہ فرض کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ روزہ اور قرآن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ روزہ سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے‘ اور اہل تقویٰ ہی کے لئے قرآن مجید ہدایت اور رہنمائی کا سامان ہے۔ جیسے فرمایا: ’’یہ وہ کتاب ہے جس (کے منجانب اللہ ہونے) میں کوئی شک نہیں‘ ہدایت ہے متقین کے لیے۔‘‘ (البقرہ:2) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کا روزہ رکھنا فرض قرار دیا۔ اور پھر فرمایا: ’’اس مہینے کی راتوں میں قیام کو نفل عبادت مقرر کیا ہے۔‘‘ دن کے روزے کے ساتھ قیام اللیل کی بڑی ترغیب دلائی گئی ہے۔ قیام اللیل کا اصل مقصد یہ ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھا جائے کہ یہ نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ لہٰذا اس ماہ مبارک کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ آدمی دن میں روزہ رکھے اور رات کا بڑا حصہ قرآن کے ساتھ گزارے۔ قرآن کے سننے، پڑھنے اور سمجھنے میں مشغول رہے۔ الغرض رمضان کا صحیح نسخہ ہے: دن کا روزہ رات کا قیام۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

’’جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے گئے اور جو رمضان (کی راتوں) میں کھڑا رہا ایمان و احتساب کی کیفیت کے ساتھ اُس کے بھی پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے۔‘‘

اگر کسی کو قرآن کا ترجمہ آتا ہو اور پھر وہ رات کو کھڑا ہو کر نوافل میں قرآن پڑھ رہا یا سن رہا ہو تو اس کی

پریس ریلیز 26 اپریل 2019ء

وزیر برائے بہبودِ خواتین شہلاء رضا کا میڈیا چینل پر کسی صحابیؓ کی شان میں گستاخی کرنا انتہائی قابل مذمت ہے

پوری امت مسلمہ نے اللہ اور رسول ﷺ سے غداری کی روش اختیار کر رکھی ہے

حافظ عاکف سعید

عوامی نمائندے کا میڈیا چینل پر کسی صحابیؓ کی شان میں گستاخی کرنا انتہائی قابل مذمت ہے۔ یہ بات امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے ایک بیان میں کہی۔ اُنھوں نے کہا کہ سندھ کی وزیر برائے بہبودِ خواتین شہلاء رضا نے جس توہین آمیز انداز میں ایک ٹاک شو میں صحابیٔ رسولؐ اور کاتبِ وحی حضرت امیر معاویہؓ کا ذکر کیا ہے وہ کسی بھی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ اُنھوں نے کہا کہ توہین آمیز گفتگو کرنے پر اُن کی پارٹی قیادت کو نوٹس لیتے ہوئے تادیبی کارروائی کرنی چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ میڈیا کو بھی چاہیے کہ ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اس طرح کی گستاخانہ گفتگو کو نشر کرنے پر سختی سے پابندی عائد کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصلاً حکومتی ادارے پیمرا کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے اور جرم ثابت ہونے پر اس کے مرتکب کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

سری لنکا میں ہونے والے بم دھماکوں کی مذمت کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ دہشت گردی کا یہ واقعہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ اطلاعات کے مطابق ابتدائی تحقیقات میں ملنے والے ثبوت صاف ظاہر کرتے ہیں کہ سری لنکا میں ہونے والی اس دہشت گردی کے ڈانڈے بھارتی خفیہ ایجنسی ’’را‘‘ سے ملتے ہیں۔ لیکن جانتے بوجھتے ان حقائق پر پردہ ڈال کر اب اس کا رُخ اسلام اور مسلمانوں کی طرف موڑا جا رہا ہے۔ دنیا میں دہشت گردی کے ہر واقعہ کو مسلمانوں سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان پوری دنیا میں اسلام دشمن سازشوں کا شکار اس لیے بن رہے ہیں کہ اُنھوں نے اللہ اور رسول ﷺ سے غداری کی روش اختیار کر رکھی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اس باغیانہ روش کو ترک کر کے اللہ اور رسول ﷺ کے سچے وفادار بن کر ملک میں نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے قیام کی بھرپور جدوجہد کے ذریعے اپنا حقیقی دینی فریضہ ادا کریں تاکہ دنیا میں اللہ کی تائید و نصرت ہمارے شامل حال ہو جائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

اپنی ہی تاثیر ہے، اس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس سے قرآن کی ہدایت منکشف ہوگی اور انسان کے لیے اس سے فائدہ اُٹھانے کا موقع پیدا ہوگا۔

متذکرہ حدیث میں قیام اللیل کا جو ذکر ہوا ہے، اُس کا انطباق کم از کم ایک تہائی رات پر ہوتا ہے۔ یعنی رات کا تیسرا حصہ قرآن کے ساتھ گزارا جائے۔ اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ کو جو سورۃ مزمل میں حکم آیا ہے، اُس میں کم از کم ایک تہائی رات کا ذکر ہے۔ فرمایا:

﴿قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٢ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝٣ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝٤﴾

''رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات۔ یعنی نصف رات یا اس سے کچھ کم۔ یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔''

پس اگر ایک شخص ایک تہائی رات قرآن کے ساتھ جاگے تو وہ حدیث کے مطابق 'قام رمضان' پر عمل پیرا ہو جائے گا۔ لہٰذا حضرت عمرؓ کے دور میں تراویح کا ایک مرتب نظام سامنے آیا تاکہ ہر مسلمان اس سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور اُٹھالے۔ ایک محنت کش بھی کم سے کم ایک پارہ تراویح میں سن کر رمضان میں پورے قرآن کی سماعت مکمل کر لے۔

روزہ اور قرآن کی باہمی نسبت ایک اور حدیث سے بھی واضح ہے۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں: ''روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے (یعنی اس بندے کی جو دن میں روزے رکھے گا اور رات میں اللہ کے حضور میں کھڑے ہو کر اُس کا پاک کلام قرآن مجید پڑھے گا یا سنے گا)۔ روزہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا تھا' آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما (اور اس کے ساتھ مغفرت و رحمت کا معاملہ فرما)! اور قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کے سونے (اور آرام کرنے) سے روکے رکھا تھا' پروردگار، آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما (اور اس کے ساتھ بخشش اور عنایت کا معاملہ فرما)! چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول فرمائی جائے گی۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

قرآن مجید دراصل ہماری روح کی غذا ہے۔ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے: وجود حیوانی اور روح ربانی۔ وہ صرف حیوانی وجود ہی نہیں رکھتا بلکہ اس میں ایک روح بھی پھونکی گئی ہے جس کی نسبت اللہ کی طرف ہے۔ ﴿فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ﴾ (سورۃ الحجر:29) ''جب اس کو درست کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں۔''

روح کے اندر خیر کی طرف رجحانات پائے جاتے ہیں۔ اسی بنا پر انسان دوسرے کی مدد کر کے خوش ہوتا ہے، اپنا پیٹ کاٹ کر کسی بھوکے کو کھانا کھلانے سے اُسے مسرت ہوتی ہے۔ روح کے تقویہ کے لیے اصل غذا قرآن مجید ہے۔ روح کا تعلق عالم امر سے ہے اور قرآن مجید کا تعلق بھی عالم امر سے ہے۔ جب ہماری روح عالم امر کی شے ہے تو اس کے لیے غذا بھی اس زمین سے نہیں ملے گی، وہیں سے آئے گی اور وہ غذا قرآن حکیم ہے۔ روح طاقتور تب ہوگی جب ہم قرآن حکیم سے اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں، اُسے پڑھیں، سمجھیں، اسے عام کریں، اُس کی تعلیمات پر چلیں، گناہوں منکرات اور معصیتوں سے بچیں۔

روزے کا ثواب کس درجے ہے، اس کا اندازہ کیجیے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کی اولاد کا ہر عمل دونا ہوتا ہے، ایک نیکی دس سے لے کر سات سو تک بڑھ جاتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے خاص ہے، اس کا اجر اور بدلہ میں خود عطا کروں گا۔ اس لیے کہ میرا بندہ میری وجہ سے اپنی خواہشات اور کھانا چھوڑتا ہے۔''

جب رب تعالیٰ کہتا ہے کہ میں ہی روزہ کی جزا دوں گا تو اس کا مطلب لامحدود اجر ہے۔ مگر یہ اجر تب ملے گا جب روزہ تمام آداب و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے رکھا جائے۔ اسی لیے تو آنحضور ﷺ نے بہت واضح طور پر ہمیں متنبہ فرمایا کہ ''بہت سے روزے دار ایسے ہیں جنہیں (روزہ سے) سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا۔'' یہ کون لوگ ہیں؟ اس کی وضاحت ایک اور حدیث میں ملتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جس شخص نے روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور جھوٹے کام کرنا (گناہ کے کام کرنا) نہ چھوڑا تو پھر اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔'' یہ عجیب بات ہوگی کہ روزے کی حالت میں آدمی جائز چیزوں وحلال چیزوں سے تو دور رہے مگر جو چیزیں مستقل حرام اور ناجائز ہیں، ان سے نہ بچے۔ یہ تو ایک بہت بڑا تضاد ہے۔ ایسے شخص کا روزہ حقیقت میں روزہ نہیں ہے۔ روزہ درحقیقت اُس شخص کا ہے جو ہر قسم کی غلط بات اور غلط فعل سے اپنے آپ کو بچائے۔ اُس کی زبان سے کوئی غلط بات نہ نکلے۔ اُس کے اعضاء و جوارح سے کوئی غلط حرکت سرزد نہ ہو۔ وہ کسی غلط کام میں حصہ دار نہ بنے۔ جو شخص اس انداز سے روزے رکھے گا اُسے تقویٰ کی پونجی ملے گی۔ ورنہ وہ روزے کی برکات سے محروم رہے گا۔ یہ روزے کے تصور ہی کی نفی ہے کہ انسان روزہ رکھ کر غلط کام کرے، گناہوں میں ملوث ہو، جن چیزوں سے روکا گیا ان کا ارتکاب کرے۔

اس مہینے میں فرض عبادت کے ساتھ نوافل کا کثرت سے اہتمام کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص بھی اس مہینے میں اللہ کا قرب چاہے گا کسی غیر فرض (کسی نفلی عبادت) کے ذریعے تو نفل عبادت کا ثواب اتنا ہے جتنا دوسرے مہینوں میں کوئی فرض ادا کرے۔'' اور فرض کا ثواب تو اور بھی کئی گنا بڑھ کر ہے۔ فرمایا: ''جس کسی نے اس مہینے میں کوئی فرض ادا کیا، اس کے لیے اتنا ثواب ہے جیسے کہ دوسرے مہینوں میں ستر فرائض انجام دے۔'' گویا فرض کا ستر گنا ثواب ہے۔ عربی زبان اور حدیث میں جب ستر کا ہندسہ آتا ہے تو وہ کثرت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ آگے فرمایا: ''یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔'' صبر یہی نہیں ہے کہ کوئی شخص مارے تو انسان جواب نہ دے۔ بلکہ ایک اعلیٰ مقصد کی خاطر ہر قسم کی مشقت اور تکلیف جھیلنا بھی صبر ہے۔ ہماری یہ زندگی عارضی ہے۔ اصل زندگی وہ ہے جو اس کے بعد آئے گی۔ ہمارا مطمح نظر وہاں کی کامیابی ہونا چاہیے۔ یہ زندگی تو دار الامتحان ہے۔ یہ امتحان کس چیز کا ہے؟ یہ اپنے آپ کو روکنے، تھامنے اور نفس کے بے لگام گھوڑے کو روک کر رکھنے کا ہے۔ انسان میں حدود اللہ کو پھلانگنے کا رجحان ہے، گناہ، معصیت اور نفسانیت کی طرف میلان ہے۔ اپنے آپ کو گناہ سے روکنا بھی صبر ہے۔ اسی طرح اللہ کی اطاعت کرنا، بندگی بجالانا، پنج وقتہ نماز ادا کرنا بھی آسان نہیں ہے۔ اس کے لیے بھی استقامت کی ضرورت ہے۔ یہ استقامت بھی صبر ہے۔ یوں صبر کے بے شمار مدارج ہیں، جن کا اس مہینے میں امتحان ہوتا ہے۔ چونکہ صبر بہت بڑی آزمائش ہے، لہٰذا اس کا اجر و ثواب یہ ہے کہ آدمی کو جنت ملے گی۔

ماہِ رمضان قرآن سے تجدید تعلق کا مہینہ ہے۔ یہ تقویٰ کے حصول کا مہینہ ہے۔ یہ نیکیاں کمانے کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر ہم مسلمانانِ پاکستان اس مہینے سے بھرپور طور پر استفادہ کرتے ہوئے اپنی منزل کی جانب پیش قدمی شروع کر دیں تو ان شاء اللہ دنیا میں بھی اللہ کی مدد اور نصرت ہمارے ساتھ ہوگی اور آخرت میں بھی ہم کامیابی کے مستحق ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین!

❁❁❁

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

خطاب بہ جاوید

4

سخنے بہ نژادِ نو
نئی نسل سے کچھ باتیں

11 **ایں دو حرف لا اِلٰہ گفتار نیست** | **لا اِلٰہ جز تیغ بے زنہار نیست!**

لا اِلٰہ کے یہ دو الفاظ محض گفتار نہیں ہیں جو کانوں کے پردوں سے ٹکرا کر فضا میں تحلیل ہوجائے
لا اِلٰہ دراصل (ماسوی اللہ کے لیے) ایک شاندار تلوار (کی طرح کاٹ رکھتے) ہیں

12 **زیستن با سوز او قہاری است**
لا اِلٰہ ضرب است و ضرب کاری است!

(اے پسر! حقیقت یہی ہے کہ) لا اِلٰہ کے سوز کے ساتھ زندگی میں
(اللہ کی شانِ) قہاری کا ایک عکس جمیل آجاتا ہے اور حقیقتاً لا اِلٰہ کی
ضرب ایک ایسی ہی ضرب ہے جو بڑی بے مثال (ضرب) ہے اور
ماسوی اللہ پر گہری کاٹ کرتی ہے

13 **مومن و پیش کساں بستن نطاق!** | **مومن و غداری و فقر و نفاق!**

(اے پسر!) مومن جب لا اِلٰہ اِلا اللہ کہتا ہے تو وہ (انسان) دوسرے انسانوں سے بہت
بلند ہوجاتا ہے مومن اور کسی کی غلامی کا نشان (پٹکا) کمر میں باندھے! اور مومن ہوکر (دوسرے
کلمہ گو) انسانوں سے غداری، بے وقعتی اور نفاق (یہ ممکن نہیں!)

14 **با پشیزے دین و ملّت را افروخت** | **ہم متاعِ خانہ و ہم خانہ سوخت!**

(اے پسر! آج کے کلمہ گو مومن نے) اپنا دین و ملت اور اپنا ضمیر (مقتدر قوت کے ہاتھ)
ایک کوڑی میں بیچ دیا ہے (حتیٰ کہ) اپنے گھر کا سامان اور گھر بھی جلا دیا ہے

11۔ یہ کلمہ اسلام 'لا اِلٰہ اِلا اللہ' صرف چند الفاظ کا مجموعہ نہیں جو کسی زبان سے نکلیں اور دوسرے سننے والے انسان کے کانوں میں ارتعاش پیدا کرکے زائل ہوجائیں بلکہ یہ تو دنیا ومافیہا سات آسمانوں سے ماوراایسی ہستی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جو خالق و مالک و ربّ ہے اور وحدہٗ لاشریک ہے جو انسان لا اِلٰہ پڑھتا ہے وہ دراصل زمین وآسمان کی نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی چیزوں میں اُلوہیت کا انکار کرکے اللہ کی قدرتوں کا اقرار اور اللہ کے ماسوا ہر چیز اس کی مخلوق ہونے کا اظہار کرتا ہے اور یہ عمل ایک شاندار تلوار کی طرح کاٹ کرنے والا عمل ہے۔

12۔ اس کلمہ لا اِلٰہ کا علمبردار بن کر زندگی گزارنا اور اس کا درد اور جلن اپنے اندر محسوس کرنا ایک عجب شان رکھتا ہے اسی کلمہ پر یقین سے انسان کو اپنے جیسے دیگر انسانوں کا کلمہ نہ پڑھنے اور آخرت میں ناکام ہونے کا دکھ محسوس ہوتا ہے۔ یہ کلمہ حقیقتاً انسان کا حال بن جائے تو تمام کائنات اور اس میں موجود مخلوقات اس انسان کے سامنے بے وقعت ہوجاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس انسان کو کائنات میں غلبہ اور قہاری یا خلافت عطا کردیتے ہیں دنیا میں حکومت اور تمکّن مل جاتا ہے حقیقی مومن یہی مسلمان ہوتا ہے۔ بقول اقبال ؎

قہّاری و غفّاری و قدّوسی و جبرُوت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

13۔ اے پسر! دل سے لا اِلٰہ اِلا اللہ کہنے والا انسان مردِ مومن و مردِ حق کہلاتا ہے۔ مردِ مومن دوسرے اپنے جیسے انسانوں سے کہیں بلند ہوجاتا ہے وہ اللہ کا غلام اور بندہ بن کر رہتا ہے وہ اپنے جیسے کسی دوسرے انسان کا بلاچوں وچرا کہنے ماننے والا، غلام اور دوسرے انسانوں کے سامنے سر جھکانے والا نہیں بنتا یہ ممکن نہیں کہ مومن ہو اور آج کی طرح مغربی اقوام کا غلام ہو۔ وہ عارضی اور وقتی طور پر زیرِ دام آ بھی جائے تو یہ دن UNDER PROTEST گزارتا ہے اور آزادی کے لیے تن من دھن قلب ودماغ لگا دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ مومن ہو اور غداری کرے، مومن ہو اور بے چارگی کا رونا روئے، مومن ہو اور نفاق اور دوغلی پالیسی اختیار کرے جیسا کہ عزیزم! آج کل کے بہت سے باحیثیت مسلمان فرنگی غلام بن گئے ہیں اور خوش ہیں۔

14۔ عزیزِ من! لا اِلٰہ کہنے والا مرد مومن ہو اور دوسروں کا غلام بن کر مطمئن ہوکر رہے، پاؤں پھیلا کر سوئے، پھلے پھیلے پھولے کاروباری ترقی پائے۔ یہ صرف منافق سے ہی توقع ہوسکتی ہے ایسے کھوٹے سکے کی اللہ کے ہاں بھی کوئی وقعت نہیں 1 یہ کام منافق ہی کرسکتا ہے کہ وہ دین وملّت اور ضمیر فرنگی کے ہاتھ بیچ دے اور دنیاوی عیش قبول کرلے دین وملت وضمیر کی یہ قیمت تو ایک کوڑی سے زیادہ نہیں۔ اے جانِ پدر! اس دور میں تمہارے سامنے بہت سے ہم وطن مسلمان ایسا کررہے ہیں وہ دنیاوی طور پر بھی گویا اپنا گھر اور مال و متاع جلارہے ہیں اور آخرت میں ناکام ہوں گے۔

1 ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء:145) ''کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے''۔

آج کا مسلمان خاص طور پر مقتدر طبقہ جان لے کہ اگر اب بھی ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو پھر تباہی اور بربادی ہمارا مقدر بن جائے گی: ایوب بیگ مرزا

جن لوگوں نے عدل وانصاف کو دنیا سے اُٹھایا ہے ان کی پوری کوشش ہے کہ کسی طرح بھی شرع پیغمبر دنیا میں آشکار نہ ہو جائے: آصف حمید

انڈیا اور اسرائیل مذہبی انتہا پسند ملک بن چکے ہیں لیکن عالمی اداروں کو ان پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جب کوئی مسلم ملک اسلام کی طرف جائے تو پوری دنیا شور مچانے لگ جاتی ہے: رضاء الحق

مغرب اسلامی نظام اور اسلامی حدود کا مخالف کیوں؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام " زمانہ گواہ ہے " میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: دنیا میں جہاں کہیں بھی اسلامی شریعت یا اسلامی نظام قائم ہونے لگے تو امریکہ اور اسلام دشمن قوتیں اس کی مخالفت پر جمع ہو جاتی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ایوب بیگ مرزا: آپ نے بہت ہی اہم سوال کیا ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ دنیا میں جہاں بھی اسلامی نظام قائم ہوتا ہے یا اسلامی شرعی سزائیں نافذ ہونے کا امکان ہو تو مغرب اس کے خلاف کھل کر سامنے آتا ہے اور شدید مخالفت کرتا ہے۔ الجزائر میں انتخابات ہو رہے تھے، نتائج سامنے آنے لگے کہ اسلامی جماعتیں ہیوی مینڈیٹ لے رہی ہیں اور وہاں پر چند دن میں اسلامی نظام نافذ ہو سکتا ہے تو الیکشن کے نتائج کا اعلان ہونے سے پہلے ہی اقتدار پر فوج کا قبضہ ہو گیا۔ یعنی اسلامی نظام کے جمہوری راستے میں رکاوٹ پیدا کی گئی۔ اسی طرح مصر میں ڈکٹیٹر حسنی مبارک کے خلاف عرب اسپرنگ کی صورت میں تحریک چلی اور اس کی حکومت کا خاتمہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں انتخابات ہوئے اور اسلامی جماعت اخوان المسلمون کامیاب ہوئی۔ اس نے وہاں حکومت قائم کر لی۔ ڈاکٹر محمد مرسی نے حلف اٹھا لیا۔ لیکن جب دیکھا کہ وہ اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کر رہے ہیں تو ان کا تختہ بھی الٹ دیا گیا۔ پھر افغانستان میں اس سے بالکل مختلف معاملہ ہوا۔ جب سوویت یونین افغانستان سے نکلا تو وہاں خانہ جنگی کی صورتحال پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے امن وامان جاتا رہا۔ پھر طالبان اٹھے اور انہوں نے دنوں میں پورے افغانستان پر قبضہ کیا۔ اسلامی شریعت نافذ کر دی اور امن قائم کرنے کی ایسی مثال پیش کی جو جدید دنیا میں ہمیں کہیں نظر نہیں آتی۔ جرائم کی شرح کم ترین سطح پر آ گئی اور ہر سطح پر بہتری کے امکانات پیدا ہو گئے۔ لیکن نائن الیون کا ڈراما رچا کر افغانستان پر چڑھائی کر دی گئی حالانکہ کوئی ایک افغانی بھی نائن الیون کے واقعے میں ملوث نہیں تھا۔ محض بہانہ تراش کر اور پھر حملہ کر کے وہاں کی اسلامی حکومت کو ختم کر دیا گیا۔ اب وہاں بدمست ہاتھی کو چیونٹیاں کاٹ رہی ہیں اور وہاں سے اپنی جان بچا کر نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بہرحال اب برونائی کے حاکم نے اعلان کیا ہے کہ وہ وہاں شرعی سزاؤں

مرتب: محمد رفیق چودھری

کو نافذ کریں گے۔ لیکن اس کے خلاف میڈیا میں ایک طوفان اٹھا دیا گیا ہے۔ گویا جہاں کہیں بھی، کسی بھی انداز میں اسلامی نظام کے حوالے سے پیش رفت ہوتی ہے تو مغرب وہاں بے جا مداخلت کرتا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل بنیادی اصول ہے کہ کسی بھی ملک کو کسی دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ امریکہ اپنے ملک میں جو چاہے قانون بنائے کیا کوئی عرب ملک اس میں مداخلت کر سکتا ہے؟ لیکن برونائی میں اب اسلامی نظام کے حوالے سے بات چلی ہے تو مغرب نے شوروغوغا شروع کر دیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ برونائی کے حکمران اس حوالے سے کوئی پسپائی اختیار کریں گے۔ میرے خیال میں مغرب یہ سمجھتا ہے کہ اگر کہیں اسلامی نظام آ جائے گا تو وہاں عادلانہ نظام قائم ہو جائے گا جو ان کے استحصالی نظام کو چیلنج کرے گا، اس لیے وہ اسلامی نظام کی مخالفت کرتے ہیں۔

سوال: جمہوریت اور سیکولرازم کا پرچار کرنے والا مغرب اسلامی نظام کی مخالفت کرتا ہے لیکن ہندوستان میں ہندوتوا یا اسرائیل میں جیوش نیشن سٹیٹ کا نعرہ لگتا ہے تو اس کی مخالفت کیوں نہیں کرتا؟

رضاء الحق: اس وقت یہ سمجھا جاتا ہے کہ جمہوریت اور سیکولرازم دنیا کا ایمان بن چکا ہے۔ ہر جگہ اس کو دین کی حیثیت سے نافذ کیا جاتا ہے۔ کافی حد تک یہ بات درست ہے لیکن اس میں دو ضروری استثنائیں بھی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جتنے قوانین، کنونشنز اور معاہدات ہیں چاہے وہ اقوام متحدہ کے تحت ہوں یا آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، ہیومن رائٹس تنظیم، ہیومن رائٹس کونسل، ایمنسٹی انٹرنیشنل کے تحت ہوں' یہ سب بہت جلدی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو طاقتور ممالک ہیں جیسے امریکہ، اسرائیل، انڈیا وغیرہ' ان کے لیے ان کے قوانین مختلف ہوتے ہیں جبکہ کمزور ممالک کے لیے ان کے قوانین مختلف ہوتے ہیں۔ بہت ساری جگہیں ایسی ہیں جہاں پر یہ اس بات کا پرچار کرتے ہیں کہ ڈیموکریسی ہونی چاہیے یعنی عوام کی حکومت ہونی چاہیے لیکن کہیں ان کو جمہوریت پسند نہیں ہے جیسے مصر اور لیبیا میں انہوں نے جمہوریت کو پسند نہیں کیا۔ اسی طرح کہیں یہ کہتے ہیں کہ مذہب انسان کا انفرادی معاملہ ہے، لہٰذا سیکولرازم ہونا چاہیے، ریاست کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے لیکن انڈیا اور اسرائیل اس کے برعکس مذہبی انتہا پسندی کی طرف جا رہے ہیں تو ان عالمی قوتوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ کرسٹاف جیفرٹ جو پیرس میں سینٹر آف سٹڈیز فار انٹرنیشنل ریلیشنز کا ڈائریکٹر ہے' وہ بیس سال کی عمر میں انڈیا گیا تھا اور انڈیا کا طول وعرض اس نے دیکھا ہے۔ اس نے حال ہی میں "Majority State" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے صاف طور پر یہ لکھا ہے کہ آج کل کا انڈیا نہرو والا انڈیا نہیں ہے بلکہ یہ مودی والا انڈیا ہے۔

یعنی بی جے پی کا شائننگ انڈیا ہے جس میں سب کچھ صرف ہندو قوم کے لیے ہے باقی کسی کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہم اپنے پروگراموں میں یہ بات بار بار دہرا رہے ہیں کیونکہ انڈین میڈیا، انٹرنیشنل میڈیا اور این جی اوز وغیرہ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور مسلمانوں کا ایک حلقہ بھی ان کی یہ بات مانتا ہے۔ ہم بھی یہ حقیقت بتانا چاہتے ہیں کہ انڈیا خود ایک انتہا پسند ریاست بن چکا ہے اور آئندہ الیکشن میں بھی بی جے پی کی جیت کے امکانات ہیں۔ اسی طرح اسرائیل کے حالیہ الیکشن میں بھی نتین یاہو جیت کر دوبارہ حکومت میں آگئے ہیں۔ ان کا تعلق ہولیکڈ پارٹی سے ہے جبکہ ان کے مدمقابل بنی گینٹز کا تعلق بلیو اینڈ وائٹ پارٹی سے ہے۔ یہ دونوں دائیں بازو کی پارٹیاں ہیں۔ دونوں نے 35،35 سیٹیں لی ہیں۔ جبکہ لیبر پارٹی جس نے فلسطینیوں سے مذاکرات کیے تھے اس کو صرف ایک سیٹ ملی ہے۔ نیتن یاہو ساش اور کاش پارٹیوں کے ساتھ مل کر حکومت بنا رہا ہے۔ یہ بھی انتہائی دائیں بازو کی جماعتیں ہیں۔ ان میں ایسی جماعتیں بھی ہیں جو ایک زمانے میں دہشت گرد ڈیکلیئر ہو چکی تھیں لیکن نام تبدیل کر کے مین سٹریم میں آگئیں۔ یہ تمام دائیں بازو کی جماعتیں مل کر ایک ایسی حکومت بنانا چاہ رہی ہیں جو کسی انٹرنیشنل کنونشن کے زیر اثر نہیں ہوگی۔ ویانا کنونشن کی بہت زیادہ بات کی جاتی ہے لیکن 2001ء میں اس سے بھی اسرائیل نے اپنی براءت کا اظہار کر دیا تھا۔ یعنی صیہونی جو چاہیں اور جیسے چاہیں کریں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ پچھلے دنوں پیرس کے نوٹرو ڈیم کیتھڈرل میں جب آگ لگی تو عین اسی وقت مسجد اقصیٰ میں بھی آتشزدگی ہوئی تھی لیکن اس خبر کو چھپا دیا گیا۔ اس سے چند دن پہلے جنوبی یروشلم میں مسجد الاحمر کو نائٹ کلب میں تبدیل کر دیا گیا۔ یہ سب انٹرنیشنل اداروں کے علم میں ہے بلکہ اُن کی چھتری تلے ہو رہا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ان کو معلوم نہیں ہے۔ یعنی اسرائیل بھی ایک انتہا پسند مذہبی ریاست بن چکا ہے مگر اس کے خلاف کوئی نہیں بولتا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے کچھ مسلمان ممالک بھی ان کے خلاف بات نہیں کرتے بلکہ ان کے حق میں بیانات دے رہے ہیں۔ حالانکہ یہودی Anti-Semitisim کی بات کرتے ہیں تو مسلمان بھی مل کر اس کی بات کر سکتے ہیں کہ ہمارے اوپر ظلم ہو رہا ہے۔ لیکن یہودی چونکہ اس وقت طاقت میں ہیں لہٰذا وہ جو چاہیں کریں۔

سوال: جدید دانشور کہتے ہیں کہ دنیا کا مستقبل جمہوریت، سیکولرازم اور لبرل ازم سے وابستہ ہے۔ ان کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کا لایا ہوا نظام موجودہ دور میں قابل عمل نہیں۔ ان کی اس رائے میں کتنا وزن ہے؟

آصف حمید: یہ کافی مشکل سوال ہے۔ علامہ اقبال نے اپنی مشہور نظم ''ابلیس کی مجلس شوریٰ'' میں ابلیس کی زبان سے کہلوایا تھا کہ ؎

عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں

یعنی اصل بات یہ ہے کہ باطل کبھی بھی حق کو تسلیم نہیں کرتا۔ جو بھی اسلامی نظام کی بات کرتا ہے تو فوراً ہی اس کے خلاف ہر طرف سے حملہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایک حربہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اسلام سے اتنا دور کر دیا

> **پیرس کے نوٹرو ڈیم کیتھڈرل میں جب آگ لگی تو عین اسی وقت مسجد اقصیٰ میں بھی آتشزدگی ہوئی تھی لیکن پیرس واقعہ کی خبر کی آڑ میں مسجد اقصیٰ میں لگائی گئی آگ کی خبر کو دبا دیا گیا**

جائے کہ وہ سمجھیں کہ اسلامی نظام قابل عمل ہی نہیں رہا۔ حالانکہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کو بنانے والے ہیں اور نبی اکرم ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ کا لایا ہوا نظام ہی کامل نظام ہے۔ لیکن میڈیا کے ذریعے اسلام کو بدنام کر کے ایک ایسا تاثر لوگوں کے ذہنوں میں بٹھا دیا گیا ہے کہ اسلام کا نظام پرانی چیز ہے اور اب وہ نافذ العمل نہیں رہا۔ معاذ اللہ! اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مغرب نے آزادی کے نام پر معاشی، اخلاقی، معاشرتی اور ہر سطح پر بدمعاشی پھیلائی ہوئی ہے اور اس کا اثر اتنا زیادہ ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ یہ باتیں کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام روز قیامت تک کے لیے ایک آئیڈیل نظام ہے۔ یہ ضرور ہے کہ دنیوی لحاظ سے زمانہ کافی بدل گیا ہے، اگر اس وقت اونٹ تھے تو آج ان کی جگہ متبادل اشیاء موجود ہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ آپ نے جو نئی چیز اختیار کی ہے اس کو شریعت کے اصول وضوابط کے عین مطابق استعمال کرو۔ آج بھی دنیا کے اندر یہ ممکن ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکامات کے اندر رہتے ہوئے ایک بہترین نظام دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور یہ پیش ہو سکتا ہے۔ لیکن مغرب کو یہ معلوم ہے کہ اگر وہ نظام پیش ہو گیا تو ہمارا پول کھل جائے گا۔ ہم نے اتنے عرصہ سے جو محنت کر کے مسلمانوں کا ذہن بدلا ہے وہ ساری محنت ضائع ہو جائے گی لہٰذا وہ لوگوں کو اس کی طرف آنے ہی نہیں دیتے۔ جس طرح اقبال نے ابلیس کی زبان سے ہی کہلوایا تھا کہ ؎

چشم عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئین تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محروم یقیں

اسلام کے سوا دنیا میں جو بھی نظام آیا ہے وہ کسی نہ کسی انسان کا بنایا ہوا ہے اور ہر انسان کی طبیعت مختلف ہے۔ لہٰذا اس کا بنایا ہوا نظام پرفیکٹ نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام کا نظام اس ہستی کی طرف سے آیا ہے جس نے انسان کو بنایا اور اس کو پتا ہے کہ بیلنس کیسے رکھنا ہے۔ اس وقت دنیا میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ دنیا میں کہیں پر عدل وانصاف ہے۔ امریکہ حقوق انسانی کا بہت بڑا دعوے دار ہے لیکن وہی امریکہ انسانوں پر ڈیزی کٹر، ڈرون اور کارپٹ بمبنگ کرتا ہے۔ گویا ایک بدمعاش اپنے اصول بناتا ہے اور ان اصولوں کو قانون کا درجہ دے دیتا ہے۔ لہٰذا یہ بات ہر شخص مانے گا کہ اس دنیا سے عدل اور انصاف بالکل اٹھ چکا ہے اور جن لوگوں نے عدل اور انصاف اٹھایا ہے ان کی پوری کوشش یہ ہے کہ کہیں سے بھی شرع پیغمبر دنیا میں آشکار نہ ہو جائے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر یقین پیدا کریں کہ اگر صحیح نظام چاہیے تو وہ نظام وہی ہے جو ہمارے خالق نے ہمارے لیے بنایا ہے۔

سوال: اسلامی سزاؤں کے نافذ ہونے سے کیا اسلامی نظام نافذ ہو جاتا ہے؟

آصف حمید: اسلام کے ہر حکم کے اندر برکت بھی ہے اور حکمت بھی ہے۔ یہ اگر تھوڑا سا بھی آپ نافذ کریں گے تو اس کی برکات اور ثمرات آپ کو نظر آئیں گے۔ مثال کے طور پر سعودی عرب میں اسلامی قوانین نافذ تھے تو ان کی برکات سعودی عرب میں نظر آئیں کہ وہاں جرائم بہت کم ہوتے تھے۔ اسلامی نظام یہ کہتا ہے کہ پہلے تم برائی کا سدباب کرو۔ مثال کے طور پر چور کے ہاتھ اس وقت تک نہیں کاٹنے چاہئیں جب تک کہ آپ اس کی بنیادی ضروریات کا انتظام نہ کر دیں۔ اسی طرح میری رائے میں پہلے زنا کے تمام داعیات بند کرنا چاہیے یعنی فحاشی کے مختلف ذرائع کو بند کریں۔ اگر وہ بند ہوں اور اس کے بعد اگر کوئی بدبخت کرے تو پھر اُس کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیے۔ بہرحال اسلامی نظام کے جو بھی قوانین ہوں گے ان کی برکات ظاہر ہوں گی۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کہا کرتے تھے کہ آج آپ پاکستان میں چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا نافذ

کریں تو لٹیروں کی دولت محفوظ ہو جائے گی اور امیر خوش ہو جائیں گے ۔لہٰذا اسلامی سزاؤں کا نفاذ اور ان کی برکات اپنی جگہ ہیں لیکن نفاذ اسلام کا معاملہ کچھ اور ہے۔ اب برونائی کے حکمران نے اسلامی قوانین کے نفاذ کا جو اعلان کیا ہے اس میں فحاشی اور دوسرے منکرات کے خلاف بھی شقیں موجود ہیں۔لیکن ہوسکتا ہے کہ وہاں کی معیشت سود پر مبنی ہو۔اگر دیکھا جائے تو مغرب نے بھی اسلام کے بہت سارے قوانین نافذ کیے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے لیے اللہ کا حکم یہی ہے کہ پورے اسلام کو نافذ کرو۔قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ﴾ (البقرہ:85) ’’تو کیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کو نہیں مانتے؟ تو نہیں ہے کوئی سزا اس کی جو یہ حرکت کرے تم میں سے سوائے ذلت و رسوائی کے دنیا کی زندگی میں۔ ور قیامت کے روز وہ لوٹا دیے جائیں گے شدید ترین عذاب کی طرف۔‘‘

لہٰذا مسلمان کے لیے مفر نہیں ہے۔ وہ اللہ کا نام لے کر شروع کرے اور سوچے کہ میں نے پوری زندگی کو اللہ کے احکامات کے مطابق لانا ہے۔اسی طرح مسلمان معاشرے کا معاملہ ہے کہ ٹھیک ہے کچھ اسلامی قوانین نافذ کریں لیکن یہ مت سمجھیں کہ کل اسلام اس طرح آ جائے گا۔آپ کو پورا اسلامی نظام (politico-socio-economic system) لانا پڑے گا اور پھر آپ حق بجانب ہوں گے کہ آپ ان سزاؤں کو مکمل طور پر نافذ کرسکیں۔

سوال: دنیا بھر کی این جی اوز اور عالمی تنظیمیں اسلام کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ آپ اس پر کیا کہیں گے؟

ایوب بیگ مرزا: میں انہیں دو طرح کی عالمی تنظیمیں کہوں گا۔ایک وہ ہیں جو امریکہ کی غلامی میں ہیں۔یعنی امریکہ اور اس کی اتحادی قوتوں نے اپنے مفادات کے تحفظ اور اپنے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے ایسی تناظیم بنا رکھی ہیں۔مثلاً سلامتی کونسل میں پانچ ممالک کو ویٹو کا حق دے دیا گیا ہے جن میں سے چار یعنی امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس (آدھا) مغرب کی نمائندگی کرتے ہیں جبکہ صرف ایک چائنہ مغرب سے باہر ہے۔دوسری جنگ عظیم کے بعد جب اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا تو اس سے پہلے لیگ آف نیشنز تھی ۔ وہ ناکام نہیں ہوئی تھی بلکہ اسے ناکام بنایا گیا تھا۔کیونکہ اس کے چارٹر میں یہ بات نہیں تھی کہ کسی کو اس طرح کا درجہ حاصل ہوگا کہ وہ باقی تمام اقوام کے نقطۂ نظر کو مسترد کر دے۔اصل میں جب امریکہ سپر قوت بنا ہے تو اقوام متحدہ بنائی ہی اس لیے گئی تھی کہ امریکہ اور مغربی قوتوں نے ان عالمی جنگوں کے بعد جو کامیابی حاصل کی ہے اس کو نہ صرف اکیسویں صدی میں بلکہ 22ویں صدی میں بھی قائم رکھا جائے۔اس کے لیے انہوں نے سرمایہ دارانہ نظام کو ذریعہ بنایا ہے ۔ کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام پر سرمایہ داروں کے ایک ٹولہ کی اجارہ داری ہے اور سچ میں وہی عالمی حکومت ہے۔جس کے تحت چھوٹے ملکوں کی حکومتیں بنتی اور بگڑتی ہیں۔سرمایہ داروں کے اس ٹولہ نے ہی باقی تمام دنیا کو کنٹرول کرنا ہے اور جمہوریت کے نام پر انسانوں کو غلامی میں جکڑے رکھنا ہے۔یہی عالمی اداروں کا بھی ایجنڈا ہے ۔لہٰذا سرمایہ دارانہ نظام کو قائم رکھنے کے لیے وہ یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ دنیا مانتی ہے کہ یہ انتہائی استحصالی نظام ہے لیکن اس کے باوجود اس کو قائم رکھے ہوئے ہے اس لیے کہ اس کے پیچھے بہت بڑی قوتیں ہیں۔مثال کے طور پر کشمیر اور مشرقی تیمور کا معاملہ استصواب رائے کا تھا۔لیکن مشرقی تیمور کا فیصلہ چند ماہ میں کر دیا گیا جبکہ مسئلہ کشمیر کو ستر سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک حل نہیں ہو رہا۔گویا تمام بین الاقوامی قوانین یا کنونشنز کا اصل مقصد سرمایہ دارانہ اجارہ داری کو قائم رکھنا ہے اور اس سرمایہ دارانہ نظام کا سب سے زیادہ مخالف اسلامی نظام ہے۔ اسلامی نظام تاریخ میں صدیوں تک قائم رہا اور اس میں بھی اس کے پہلے تیس سال بہت مثالی ہیں۔اگرچہ اس کے بعد آہستہ آہستہ خرابیاں آتی گئیں لیکن نچلی سطح پر قوانین اسلامی رہے۔یہ اسی نظام کی قائم کی ہوئی مثالیں ہیں کہ خلیفہ وقت عدالت میں ایک یہودی کے ہاتھوں مقدمہ ہار جاتا ہے حالانکہ خلیفہ وقت برحق تھا اور قاضی بھی جانتا ہوگا کہ خلیفۂ وقت برحق ہے۔لیکن چونکہ قانونی تقاضے پورے نہیں ہو رہے تھے کیونکہ اسلامی قانون میں بیٹا اور غلام بطور گواہ کے پیش نہیں کیے جا سکتے تھے۔لہٰذا قاضی نے یہ نہیں دیکھا کہ میرے سامنے خلیفۂ وقت کھڑا ہے بلکہ اس نے قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے خلیفۂ وقت کے خلاف فیصلہ دے دیا۔ظاہر ہے جب ایسا عادلانہ نظام آئے گا تو سرمایہ دارانہ نظام کے پاؤں پر کلہاڑا بن کر گرے گا۔لہٰذا وہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ جس نظام کی وجہ سے ان کا تسلط دنیا پر قائم ہوا ہے اس پر وہ کوئی حرف آنے دیں۔ لہٰذا جب بھی کوئی ملک یا تنظیم اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کرتی ہے تو پھر اس ملک کے خلاف اقدام کیا جاتا ہے اور ہر ایسی تنظیم کو دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے جو غلبہ اسلام کے لیے جدوجہد کرتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے عریاں طور پر کہا ہے کہ ہم 22ویں صدی میں بھی سرمایہ دارانہ نظام کو قائم رکھیں گے۔

آصف حمید: آج پوری دنیا اسلام کے خلاف الکفر ملت واحدہ کی صورت میں ایک ہو چکی ہے۔یو این او ہو یا کوئی اور ہو اس کو اسلام کے سوا ہر نظام قبول ہو جائے گا۔

دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں کا ہی خون بہہ رہا ہے اور کوئی ایک مثال ایسی نہیں ہے کہ جہاں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو اور عالمی اداروں نے مداخلت کر کے اس ظلم کو روکا ہو۔لہٰذا ہم ان سے کس چیز کی اُمید رکھیں ۔مغرب اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ قرار دیتا ہے لیکن دیکھا جائے تو حقیقت میں وحشی مغرب خود ہے ۔جتنا ظلم وستم یہ لوگ جنگی اور معاشی لحاظ سے دنیا پر کر رہے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے۔سود کی وجہ سے لوگ غریب سے غریب تر ہوتے جا رہے ہیں اور اس کے اصل ذمہ دار یہی لوگ ہیں جو اس نظام کی جڑ اور بنیاد پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

ایوب بیگ مرزا: ہم دشمن سے کیا توقع کر سکتے ہیں۔ وہ تو اپنی دشمنی کی انتہا تک جائے گا۔اصل سوال یہ ہے کہ مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ اگر مسلمان یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ مغرب کی تقلید کر کے ترقی کر لیں گے تو وہ بہت غلط فہمی میں ہیں۔حالانکہ ضرورت تو اس امر کی ہے کہ مسلمان جاگیں اور سمجھیں کہ ان کا اصل دشمن کون ہے؟ اور ان کا بھلا کس میں ہے؟ اصل میں مسلمانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ ان کا بھلا مغرب کی تقلید میں نہیں ہے بلکہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے جڑنے میں ہے۔اگر ہم کسی ایک ملک میں بھی اللہ کا دیا ہوا نظام قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو تمام دشمن قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں اللہ کی خصوصی مدد حاصل ہوگی۔ آج کا مسلمان اور مقتدر قوتیں جان لیں کہ اگر اب بھی ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو پھر تباہی اور بربادی ہمارا مقدر بن جائے گی۔

سوال: مغرب کے ان مظالم کے خلاف مسلمان ممالک کی طرف سے کوئی ردعمل کیوں نہیں آتا؟

ایوب بیگ مرزا: ہر انسان کی کوششوں کی ایک جہت ہوتی ہے۔اگر کوئی انسان اپنی ذات ، اپنی ترقی اور اپنے مستقبل کے حوالے سے کوشش کرے گا تو وہ ذاتی طور پر ترقی کرے گا۔اگر کوئی قوم اپنے ملک کے لیے جدوجہد کرے گی تو وہ ملک مضبوط ہوگا۔(باقی صفحہ 13 پر)

قارئین پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

عالمی تبدیلی

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

فتنۂ دجال قدم بہ قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ حالات واقعات مسلم دنیا میں ابتری، انتشار پھیلانے، پسِ پردہ سفید فام انتہا پسند، دہشت گرد گروہوں کی تنظیم سازی اور منظم کارروائیاں۔ ٹرمپ کا وقتاً فوقتاً نسل پرستانہ بیانات یا ٹویٹس کی صورت پھٹ پڑنا دیکھتے رہیے۔ مسلمانوں کے نظام تعلیم سے (سامراجی تسلط کے بعد سے) نسل در نسل اسلامی تاریخ خارج از نصاب رہی۔ لہٰذا ہم نے دنیا کو گورے ہی کے زبان و بیان کے مطابق جانا اور سمجھا۔ اسی کی لکھی مسخ شدہ تاریخ نے ہماری ذہن سازی کی۔ ہم حق گوئی کی جسارت کریں تو فوراً نفرت انگیزی (Hate Speech) کی فرد جرم عائد ہوتی ہے۔ لیکن ٹرمپ، مودی حق رکھتے ہیں سفید فام برتری کے جیالوں اور بی جے پی کے جنگجوؤں کو بھڑکانے کا! تاریخ کے اوراق میں جھانکیے تو نامور برطانوی وزیراعظم چرچل کو خود انہی کے اپنوں نے کٹر سامراجی اور خالص کھرا نسل پرست قرار دیا ہے۔ برصغیر کی آبادی کے لیے نفرت سے بھرا ہوتا تھا۔ 1943ء میں بنگال کے قحط میں جب 40 لاکھ افراد مارے گئے، اس وقت خوراک کا رخ ہندوستانی شہریوں کا نوالہ چھین کر اپنے خوش خوراک برطانوی فوجیوں کی طرف موڑ دیا۔ حتیٰ کہ یونان و دیگر جگہ شاک بھرنے کو بھجوانے کا حکم ہوا۔ جب اس پر اعتراض ہوا تو چرچل نے نخوت سے کہا: قصور ان کا اپنا ہے۔ قحط سے مرتے ہیں۔ آخر کیوں خرگوشوں کی طرح بچے پیدا کرتے ہیں۔ (ڈان بحوالہ واشنگٹن پوسٹ، 4- فروری) ایسی ہی نفرت کا اظہار فلسطینیوں بارے بھی ملتا ہے۔ سو سامراجی ذہنیت جو کل تھی سو آج ہے۔

نیوزی لینڈ میں مساجد پر حملے کے پیچھے ایک عالمی تیاری کا سماں منظر عام پر آیا ہے، جو آنے والے وقتوں کی خبر دے رہا ہے۔ بلقان کے علاقے میں مسلم کش انتہا پسند قاتل تیار کرنے کی نرسری نما تنظیموں کا فارم ہاؤس تیار ہے۔ اطلاعات کے مطابق 8 نسل پرست انتہا پسند مسلم دشمن تنظیمیں بلقانی علاقے میں سرگرم ہیں۔ یہاں انتہا پسند نظریات پروان چڑھانے، منصوبہ بندی کا پورا نظام کارفرما ہے۔ یاد رہے کہ ماضی میں سرب درندوں نے مسلم بوسنیا کوسو میں جو درندگی مچا رکھی تھی، یہ وہی علاقہ ہے۔ یورپ میں مسلمانوں کی بڑھتی آبادی پر متوحش یہ تنظیمیں، جرمنی، فرانس بلجیئم، ہالینڈ، اٹلی، سویڈن اور یونان کی ہیں۔ انتہا پسندوں کی ان سالانہ اجتماعات میں شرکت آسٹریا، ڈنمارک، سوئٹزر لینڈ، سپین سے بھی رہی۔ نیوزی لینڈ کے قاتل نے بھی یہاں رہ کر تربیت پائی، دورے کے دوران جس کا تذکرہ آتا رہا۔ نیوزی لینڈ میں مساجد میں حملے کے بعد اگرچہ حکومتی سطح پر مسلم دوستی کا اظہار کیا گیا، اس کے باوجود یہ طبقہ اپنے عزائم پر کمربستہ ہے۔ ٹرمپ کی تصویر والی شرٹ پہنے ایک انتہا پسند نے دو مرتبہ النور مسجد کے باہر مغلظات بکیں، لوگوں کو ہراساں کیا، جسے بعد ازاں گرفتار کر لیا گیا۔

ادھر ٹرمپ وقتاً فوقتاً تعصب کی آگ بھڑکا کر انتہا پسندوں کو اکسانے کا کام کرتا ہے۔ حال ہی میں، پہلی مسلمان باحجاب کانگریس وومن، الہان عمر کے ایک جملے کی رائی کا پہاڑ بنا کر امریکہ میں تنازعہ کھڑا کر دیا گیا۔ سوشل میڈیا، اخبارات میں دھڑا بندی کی فضا بن گئی۔ مقصود بھی اس شر پسند پراپیگنڈے کا یہی ہے کہ اسلاموفوبیا کو ٹھنڈا نہ پڑنے دیا جائے۔ برسرزمین ناروے میں مسجد کو آگ لگا کر جلا ڈالا۔ عالمی میڈیا بلقان میں دہکائے جانے والے تنور بارے خاموش ہے۔ یورپی ممالک میں کئی سیاست دان ٹرمپ کی طرح بیانات جملے لڑھکاتے رہتے ہیں۔ نیوزی لینڈ واقعے کے بعد گارڈین کی رپورٹ کے مطابق (22 مارچ) برطانیہ میں نفرت آمیز جرائم میں فوری 593 فیصد اضافہ ہوا۔ مسلمانوں کے خلاف آن لائن مغلظاتی دھمکیاں، مسلمانوں کے خلاف حملے، ایک ہفتے میں 40 اور روبرو واقعات 45 رپورٹ ہوئے۔ 5 مساجد پر حملہ ہوا۔ سو یہ منصوبے کے تحت جاری ہے۔ یورپی یونیورسٹیوں میں مسلم طلبہ کو (بالخصوص پابندِ دین نوجوان) کھلم کھلا تعصب اور نفرت کا نشانہ بنانے کی شکایات روز افزوں ہیں۔ زمین ان پر تنگ ہو رہی ہے۔ مسلم دنیا میں انتہا پسندی کی آڑ میں ملک اجاڑنے، آبادیاں در بدر کرنے والے، ہمیں مکالمہ، رواداری، سافٹ امیج، ترقی پسندی پڑھانے والے جغادری (عالمی و مقامی دانشور) عالمی لیڈر، اقوام متحدہ کیا فرماتے ہیں سفید فام جنگجوؤں کی انتہا پسندی بارے؟ ہمارے پیغام پاکستان کی طرح پیغام بلقان بھی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ امن عالم کے لیے؟

ادھر اسرائیل، امریکہ کی پشت پناہی میں فلسطینی علاقوں، مساجد کی بربادی، بے حرمتی میں خوب جری ہو چکا ہے۔ مسجد ابراہیمی اور سکول کو بموں سے اڑانے کی سازش جو فلسطینیوں نے بروقت پکڑ لی۔ مقبوضہ مغربی کنارے کے سکولوں کے درجنوں طلبہ فائرنگ اور آنسو گیس شیلوں نے زخمی کر دیے۔ شمالی فلسطین میں تاریخی مسجد الاحمر (13 ویں صدی عیسوی کی) کو اسرائیلیوں نے شراب خانے اور نائٹ کلب میں بدل دیا ہے۔ ایک لال مسجد پر ہم نے قہر ڈھایا تھا، ایک لال مسجد کی یہودیوں نے بے حرمتی کی انتہا کر دی! یوں بھی مسلم دنیا کو دیکھنے کی فرصت کہاں کہ اقصیٰ کی بیٹیوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ لیبیا، تیونس، الجزائر، یمن کے بعد اب سوڈان میں بحران، تنازعہ، خانہ جنگی تیار ہے۔ مصر میں عوامی انقلاب کے نتیجے میں مقبول عام مرسی کی جمہوریت کا تختہ کشت و خون سے الٹا گیا۔ اسلام پسندوں کے بلڈوزوں سے پسندے بنا کر، جیلیں پھانسیاں دے کر عبدالفتاح السیسی امریکہ اسرائیل نوازی کا شاہکار بن کر مسلط ہوئے۔ اب باری ہے سوڈانی جنرل عبدالفتاح البرہان کی، جس پر یکایک امریکہ اور امریکہ نواز ممالک سوڈان پر مہربان ہو رہے ہیں۔ سوڈان کا نام بلیک لسٹ سے نکالا جانا، سیسی کا بغلیں بجانا، ہوا کا رخ متعین کر رہا ہے۔

پاکستان آج کل امریکہ جیسا ہو رہا ہے، موسمی تھپڑوں کے اعتبار سے۔ امریکہ میں موسلا دھار بارشیں، سیلاب، طوفان، بگولے، درخت جڑ سے اکھڑ کر جانی، مالی نقصانات کی لپیٹ میں۔ ہم امریکہ کے فرنٹ لائن اتحادی، اس حدیث کے مطابق کہ المرء مع من احب معیت تو اسی کی ملتی ہے۔ جس سے محبت کی جاتی ہے۔ سو

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(18 تا 24 اپریل 2019ء)

جمعرات (18 اپریل) کو مرکز تنظیم اسلامی ''دارالاسلام'' میں مرکزی مجلس عاملہ کے ہفتہ وار اجلاس میں شرکت کی۔ اسی روز بعد نمازِ عصر تا عشاء مسجد بنتِ کعبہ میں جاری مبتدی و ملتزم تربیتی کورس میں ''قرار دادِ تاسیس'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔ ہفتہ (20 اپریل) کو دن 11:30 بجے قرآن اکیڈمی میں رجوع الی القرآن کورس (پارٹ I،II) کی تقریب تقسیم اسناد میں شرکت کی۔ اس موقع پر تذکیری نوعیت کا ایک مختصر خطاب بھی کیا۔ اسی روز بعد نمازِ مغرب جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں منعقدہ ایک محفل نکاح میں خطبہ دیا۔

منگل (23 اپریل) کو صبح 9:30 بجے قرآن اکیڈمی میں حلقہ اسلام آباد کے رفیق جناب شاہد عمران سے ملاقات رہی۔ بعد ازاں' ان کے ساتھ مرکز تنظیم اسلامی ''دارالاسلام'' روانگی ہوئی۔ نمازِ ظہر تک وہاں دفتری امور نمٹائے۔ بعد نمازِ مغرب طے شدہ پروگرام کے مطابق جناب شیخ محمد نعیم کی رہائش گاہ پر حلقہ لاہور غربی کی مقامی تنظیم جوہر ٹاؤن کے رفقاء سے ملاقات ہوئی۔ مقامی امیر نے نقباء کا اور پھر نقباء نے رفقاء کا تعارف کرایا۔ پھر سوال و جواب کی تفصیلی نشست ہوئی' جو کہ بعد نمازِ عشاء بھی جاری رہی۔ یہ پروگرام 9:45 پر اختتام کو پہنچا۔ اس موقع پر نائب ناظم اعلیٰ (مرکز) جناب ڈاکٹر امتیاز احمد بھی موجود تھے۔ بدھ (24 اپریل) کو صبح 10:30 سے 11 بجے تک قرآن اکیڈمی میں مرکزی ناظم نشر و اشاعت کے ساتھ مشاورتی گفتگو رہی۔ اس کے بعد بعض دفتری امور نمٹائے۔ مزید براں' کراچی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ جریدے ''تکبیر'' کو انٹرویو کے حوالے سے تحریری جوابات کا اہتمام بھی کیا گیا۔ (مرتب: محمد خلیق)

بقیہ: زمانہ گواہ ہے

اسی طرح اگر مسلمان اسلام کے لیے جدوجہد کریں گے تو پھر یہ آئیڈیل صورتحال بن سکتی ہے کہ مسلمان مغرب کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہیں اور مغرب کے استحصالی نظام کے مقابلے میں اسلام کا عادلانہ نظام لا سکتے ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آج کا مسلمان صرف اپنی ذات کے حوالے سے سوچتا ہے اور اس کی جدوجہد اپنی ذات تک محدود ہے۔ جبکہ ہمارے حکمرانوں کی جدوجہد بھی اپنے اقتدار اور اپنے خاندان کی ترقی تک محدود ہے۔ جب تک ہم اپنی ذات اور ملک و قوم سے اٹھ کر دین کی سطح پر کوشش نہیں کرتے اور اس کو اپنا ہدف نہیں بناتے اس وقت تک ہم اللہ کو راضی نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ راضی ہوگا تو پھر پورا عالم کفر بھی اکٹھا ہو کر آجائے تو وہ مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ لیکن آج ہماری غلطی یہ ہے کہ جس دین کا ہم نام لیتے ہیں اس پر عمل پیرا ہونے کو تیار نہیں ہیں۔ جس نبی ﷺ کا نام سنتے ہی ہم اپنے انگوٹھے چومنے لگتے ہیں ان کے احکامات پر ہم عمل نہیں کرتے۔ آپ ﷺ کی دی ہوئی شریعت کے برعکس ہمارا ہر عمل ہے۔ گویا اصل مسئلہ عمل کا ہے۔ اگر مسلمان باعمل ہو جائیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ کس طرح مغرب آگے لگتا ہے اور مسلمان کس طرح اس کا تعاقب کرتا ہے۔

سوال: اسلامی نظام حکومت یا اسلامی ریاست سے کیا مراد ہے؟

آصف حمید: جدید اسلامی نظام وہ ہوگا جس میں سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام شریعت کے دائرے کے اندر ہوں گے۔ یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے تابع ہوں گے۔ جیسے ہمارے آئین کے اندر بھی ایک شق ہے کہ: no legislation will be done repugnent to the Quran and Sunnah. لیکن یہ تحریری صورت میں ہے۔ عملی صورت میں ہمارے ہاں نافذ نہیں ہے کیونکہ ہمارے ہاں سودی نظام چل رہا ہے، بہت سارے قوانین شریعت سے متصادم ہیں۔ میرے خیال میں اگر ہمارے ملک میں اسلام عملی طور پر نافذ ہوتا تو آج ہم بہت بہتر حالت میں ہوتے۔ آج ہم ایک مسلمان ریاست تو ہیں لیکن اسلامی ریاست نہیں بن سکے۔ مسلمان ریاستیں تو اٹھاون ہیں لیکن اسلامی ریاست کے تقاضے کچھ اور ہیں۔ اس کے لیے ایک پورا نظام ترتیب دینا پڑے گا۔ اس کے لیے ہمیں جاگنا ہوگا اور کوشش کرنی ہوگی۔

پاکستان بھی ایسے وقت بارشوں سیلابوں میں نچڑا پڑ رہا ہے جب بارش فصلوں باغات کے لیے شدید نقصان دہ ہے۔ امریکہ دوستی کی سزا مل رہی ہے؟ معیشت کو لگے چرکوں کے بیچ اسد عمر سے استعفاء، فواد چوہدری اور دیگر کا بدلا جانا بھی ٹھہر گیا۔ ملکی منظرنامہ عجب افراتفری، پھسوڑی (Total Chaos) کا ہے۔ انتشار و افتراق کی جو کیفیت مذکورہ بالا مسلم ممالک نے سہی، اللہ اس سے ہمیں بچائے۔ دنیائے کفر ہمارے لیے کہیں بھی مستحکم سویلین حکمرانی پسند نہیں کرتی۔ یوں تو اس وقت پوری دنیا ہی ایک عالمگیر اسٹیبلشمنٹ کے کنٹرول میں ہے! خیبر پختونخوا سے ایک دلچسپ خبر یہ ہے کہ یہ صوبہ تمام صوبوں پر بازی لے گیا! کیونکر؟ یوں کہ شدید مردانہ شعبوں میں بڑی تعداد میں خواتین بھرتی کر کے! یہ ضروری بھی تھا۔ فقیر اپی کی افغان، پٹھان نسل نے روس امریکہ دونوں کو خون کے آنسو رلایا! امریکی، ڈرون مار مار بیچارے ادھ موئے ہو گئے۔ یہ صوبہ غیور اور اسلام پسند ہونے کی شہرت رکھتا تھا۔ غیرت مرحومہ کے لیے کسی زمانے میں اقبال نے کہا تھا۔

غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سردارا!

جہانِ تگ و دو میں اب ڈالرز زیادہ بڑی چیز ہے۔ سو اب جبکہ درویش بھی ختم کر دیے، تاج سردارا نے ہیلمٹ کی شکل اختیار کر لی۔ (جو شہباز شریف پہلے ہی پنجاب میں گلابی سکوٹری خواتین میں بانٹ کر انہیں ہیلمٹ پہنانے کا اعزاز لے چکے۔ لیکن ان کا کمالِ نوازی کسی کام نہ آیا، نیب ان کے پیچھے چھوڑ دی گئی۔) البتہ خواتین کو مردانہ کرسیوں پر بٹھانے کے بعد یہ صوبہ مردوں کی فکر کرے۔ جس تناسب سے خواتین بھرتی ہوئیں، مرد اتنے ہی بے روزگار ہوں گے۔ (مرد بیکار و زن تہی آغوش!) شوہروں کے لیے ڈے کیئر سینٹر کھولے جائیں۔ (اب بچے تو کیا ہوں گے!) کئی مردوں کو روزگار میسر آجائے گا ان سینٹرز کے ذریعے۔ جہاں تو ہائے گل پکار، میں چلاؤں ہائے دل والی لوریاں دے کر بہلایا جائے گا۔ سینٹر میں کھوئے موزے تلاش کرنے اور کھانا گرم کرنے کی تربیت دی جا سکتی ہے، بلکہ پکانے کی بھی۔ تاکہ وہ ہوم کچن سروس، کے ذریعے گھر بیٹھے پردہ نشینی ہی میں کمائی کر سکیں! واقعی کے پی کے بازی لے گیا! شاید اسی کا نام تبدیلی ہے۔

ماہِ صیام

رمضان کیسے گزاریں؟

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

زندگی میں رمضان مبارک کا ملنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا واجب ہے اس طرح کہ اس کو آداب کے ساتھ گزارنے کی کوشش کرے۔ یعنی

☆ اللہ کے حکم کی تعمیل میں روزے رکھے اور بے حساب اجر پائے۔ کوئی روزہ نہ چھوڑے کیونکہ جان بوجھ کر ایک روزہ چھوڑ دیا تو ساری عمر بھی روزے رکھے تو یہ نقصان پورا نہ ہوگا۔

☆ روزے کی حالت میں گناہوں سے پرہیز کرے۔ جھوٹ نہ بولے دھوکہ فریب چغلی، بدزبانی، لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ ورنہ روزے کا مقصد حاصل نہ ہوگا۔

☆ روزہ نہ رکھنے والوں کو محبت کے ساتھ روزے رکھنے کی تلقین کرے نیز سرِ عام کھانے پینے والوں کو حسبِ استطاعت روکے۔

☆ رمضان قرآن کی سالگرہ ہے۔ اس کو منانا یہ ہے کہ قرآن کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کی جائے اور اس کی تلاوت کا معمول بنایا جائے اور سمجھ کر پڑھنے کو اختیار کیا جائے۔

☆ قرآن کے علاوہ مسنون اوراد وظائف پڑھتا رہے اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں اور نہ ہی وضو اور طہارت ضروری ہے۔ زیادہ سے زیادہ دعائیں زبانی یاد کریں۔

☆ درود شریف اور کلمہ طیبہ کے ساتھ زبان کو مشغول رکھے۔

☆ حصول رزق میں جائز ذرائع اختیار کرے۔ اگر روزہ رکھا مگر سحر اور افطاری اس رزق سے کی جو ناجائز طور پر حاصل کیا گیا یعنی رشوت چوری اور ظلم جھوٹ وغیرہ سے تو ایسا روزہ بے نتیجہ رہے گا کیونکہ جس کے جسم پر حرام مال سے کمایا ہوا لباس ہوگا اس کی تو نماز بھی قبول نہ ہوگی۔

☆ روزہ اور تراویح الگ الگ عبادتیں ہیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ چھوڑنا پڑ جائے۔ تو تراویح تو پڑھنی چاہیے۔ اس کا ثواب تو نہ چھوڑے۔

☆ کوشش کریں کہ کم از کم ایک مسکین کے لیے اپنے ہاں سحری اور افطاری کا انتظام کریں۔

☆ افطاری کرتے وقت اتنی دیر نہ لگائیں کہ مغرب کی نماز کی جماعت میں نہ پہنچ سکیں یا دیر سے پہنچیں۔

☆ دعاؤں کی کثرت کا معمول بنائے۔ روزہ دار کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ افطاری کے وقت مسنون دعا کے علاوہ گناہوں کی بخشش اور جنت ملنے کی دعا کرنا چاہیے۔ (افطاری کے وقت کھانے کی مشغولیت میں قبولیت دعا کا یہ وقت کھونا نہیں چاہیے)

☆ سحری کھانے کا حکم ہے۔ سحری کھانے میں برکت ہے۔

☆ بھوک کی وجہ سے روزہ دار کی طبیعت میں چڑچڑاپن آ جاتا ہے اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ زیردستوں، ملازموں یا دوسرے افراد کے ساتھ گفتگو میں احتیاط کا پہلو اختیار کرنا چاہیے۔

☆ تراویح رمضان کی خصوصی عبادت ہے۔ جس طرح طواف خانہ کعبہ ہی کا ہوسکتا ہے اسی طرح تراویح بھی صرف رمضان میں ہی پڑھی جاتی ہے۔ تراویح اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ آپ ﷺ نے صرف تین رات تراویح پڑھائی اور اس خیال سے چھوڑ دی کہ اس کے فرض ہونے کا خدشہ تھا اور اگر ایسا ہو جاتا تو تمام لوگوں کے لیے اس فرض کا ادا کرنا مشکل تھا۔

☆ وتر صرف رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔ اس سے بھی فائدہ اٹھائیں۔

☆ احتیاط اور آداب سے رکھا ہوا روزہ گناہوں کے لیے ڈھال ہے یعنی وہ گناہوں سے بچاتا ہے۔ صحت مند روزے کی علامت یہ ہے کہ وہ جھوٹ، فریب، غیبت، چغلی، بدگوئی اور بدنظری سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ معاشی جدوجہد میں مصروف ہونے والا یاد رکھے کہ میرا روزہ صحیح اور صحت مند رہے۔

دعائے صحت کی اپیل

☆ تنظیم وہاڑی کے بزرگ رفیق غلام رسول علیل ہیں۔

☆ ملتان کینٹ کے رفیق محمد فیصل قریشی علیل ہیں۔

☆ اسرہ ڈی جی خان کے نقیب علی عمران کا بیٹا گرم دودھ سے جل گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

ضرورت رشتہ

☆ گجرات میں رہائش پذیر جٹ وڑائچ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 22 سال، تعلیم بی اے، پابند صوم صلوٰۃ، با پردہ، کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ گجرات اور گردو نواح کی فیملی کو ترجیح دی جائے گی۔

برائے رابطہ: 0300-7002116

☆ بیٹی، عمر 22 سال، تعلیم بی ایس اسلامیات کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0300-4046323

☆ لاہور میں رہائش پذیر سرجن ڈاکٹر کو اپنی بیٹی، عمر 23 سال، ٹیکسٹائل ڈیزائن کی طالبہ، بولنے اور سننے سے معذور کے لیے دینی مزاج کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0300-8857507

☆ لاہور میں رہائش پذیر رفیق تنظیم اسلامی کو اپنی بھتیجی، عمر 33 سال، تعلیم ایم فل H.R، مطلقہ، خوبصورت و سیرت کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0324-5432732

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

☆ حلقہ گوجرانوالہ، گکھڑ کے رفیق محترم علی نور ہاشمی کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0300-7459400

☆ حلقہ گوجرانوالہ کے رفیق محترم مرزا سجاد یوسف کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0300-6451289

☆ حلقہ گوجرانوالہ کے حبیب محترم عبد الشکور وفات پا گئے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

ماہ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی
کے زیر اہتمام ملک بھر میں

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصہ تعلیمات قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ لاہور شرقی

جامع مسجد خدام القرآن سول سروسز اکیڈمی روڈ، والٹن لاہور کینٹ ☆ برائے رابطہ:0312-4020009	محمد عظیم
جامع مسجد نور الہدیٰ سوئی گیس روڈ، فیروز والا، شاہدرہ، لاہور برائے رابطہ:0314-4075722	ڈاکٹر سید اقبال، نعیم اختر عدنان
جامع مسجد نور (ایک مینار والی) چوک مارکیٹ گلستان کالونی (دھرم پورہ) مصطفیٰ آباد لاہور ☆ برائے رابطہ:0321-4004049	اقبال حسین
برائے رابطہ:0300-8450098	اعجاز لطیف
راجہ جی شادی ہال (ائیر پورٹ نزد ٹیوٹا شوروم، لاہور کینٹ) برائے رابطہ:0321-4266470	ملک شیر افگن
شالیمار میرج گارڈن، نزد شالامار باغ لاہور ☆ برائے رابطہ:0331-4152275	ڈاکٹر حافظ محمد حسیب اسلم
نور محل شادی ہال فیروز پور روڈ بالمقابل کماہاں میٹرو بس اسٹیشن لاہور ☆ برائے رابطہ:0300-8450098	قمر الاسلام
علی سبحان شادی ہال نزد ٹھوکے والا چوک نیو شاد باغ لاہور ☆ برائے رابطہ:0334-4381441	شہباز احمد شیخ
جامع مسجد نور الہدیٰ سوئی گیس روڈ فیروز والا شاہدرہ، لاہور برائے رابطہ:0314-4075722	نعیم اختر عدنان کی عزیزہ (دن کا پروگرام) (صرف خواتین کے لیے)

خلاصہٗ مضامین قرآن حلقہ لاہور شرقی

مسجد خیر الانام قطب الدین ایبک روڈ، انارکلی، لاہور برائے رابطہ:0322-4288073	مجیب الرحمٰن قریشی
مسجد الہدیٰ جوڑے پل لاہور برائے رابطہ:0321-4004049	ڈاکٹر شبیر احمد
مسجد تقویٰ (نزد قائد اعظم انٹر چینج سوئے والا روڈ) لاہور برائے رابطہ:0301-8484524	محمد اقبال کمال، عدیل آفریدی

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ لاہور غربی

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی 36- کے ماڈل ٹاؤن لاہور ☆ برائے رابطہ:0333-4482381	حافظ عاطف وحید
جامع مسجد بنت کعبہ- 866 این بلاک، پونچھ روڈ سمن آباد لاہور ☆ برائے رابطہ:0300-4289917	نثار احمد خان
مکی مسجد- ایچ بلاک، جوہر ٹاؤن، لاہور برائے رابطہ:0314-4118221	محمود حماد
شہنائی شادی ہال، نزد عثمان سی این جی لاہور روڈ، شیخوپورہ ☆ برائے رابطہ:0333-2141046	نثار احمد شفیق
مریم شادی ہال- مین سبزہ زار سکیم، سکیم موڑ لاہور ☆ برائے رابطہ:0334-4162499	عبد المہیمن ہادی
ہیون شار بینکویٹ- نیسپاک فیز 1 لاہور ☆ برائے رابطہ:0300-8435160	مومن محمود

خلاصہ مضامین قرآن حلقہ لاہور غربی

پرائم میرج ہال- کالج روڈ، ٹاؤن شپ لاہور ☆ برائے رابطہ:0300-4289917	حافظ عبد اللہ محمود
دار التقویٰ- ای ایم ای، ملتان روڈ لاہور ☆ برائے رابطہ:0321-4844480	حامد سجاد طاہر سیال

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ پنجاب شمالی

مسجد حرمین شریفین، گلزار قائد، راولپنڈی	محمد شہریار
مسجد طلحہ مین روڈ پنڈی گھیپ	مولانا خان بہادر
المعراج گولڈن شادی ہال، نزد کمیٹی چوک، راولپنڈی	راجہ محمد اصغر
3 روز بینکوئٹ ہال عسکری بینک پلازہ خواجہ کارپوریشن اڈیالہ روڈ، راولپنڈی	محسنین علی
جاوید شادی ہال، کلمہ چوک (بکرامنڈی) کمال آباد، ٹاہلی موہری روڈ راولپنڈی کینٹ	رضوان حیدر
راج شادی ہال نزد سوزوکی سٹاپ، جہاز گراؤنڈ، کھنہ روڈ، راولپنڈی	انجینئر عمیر نواز خان

سعد بینکوئٹ اینڈ مارکی، ملک آباد روڈ، عقب رابی سنٹر سیٹلائیٹ ٹاؤن، راولپنڈی	حافظ علاؤالدین خان
سفاری کلب، بحریہ فیز 1 راولپنڈی	عادل یامین
کرسٹل ہال، رائل سن ہوٹل، جی ٹی روڈ، ٹیکسلا	ظفر اقبال
لاثانی شادی ہال، نزد چونگی نمبر 4 بالمقابل سیور فوڈ باغ سرداراں راولپنڈی	نعمان طارق
مسجد طیبہ نیو لالہ زار (خلاصہ مضامین قرآن)	پروفیسر عثمان خاور
گلزار قائد، قرآن اکیڈمی، ایئر پورٹ روڈ، نزد الائیڈ بینک راولپنڈی (صبح 10 تا 12:30 بجے)	بیگم میجر (ر) محمد ادریس (صرف خواتین کے لیے)
4th فلور A-44 سوکس سنٹر بحریہ فیز 4 متصل Mr.Cod، اسلام آباد (صبح 10 تا 12:30 بجے)	(صرف خواتین کے لیے)

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ گوجرانوالہ

مرکز تنظیم اسلامی احیائے دین مسجد، عقب عسکری 2 مدثر شہید روڈ ہنٹر پورہ سیالکوٹ ☆	حافظ نعیم صفدر بھٹہ
مسجد تقویٰ گجرات	علی جنید میر
مسجد سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ لورائے	محمد عبدالرحمٰن عالی جاہ، محمد عرفان قیصر
مسجد محمدی جلالپور جٹاں	حافظ محمد ازہر

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ پنجاب شرقی

مسجد جامع القرآن، بہاولنگر	سجاد سرور
مسجد جامع القرآن، چشتیاں	محمد امین نوشاہی
مسجد جامع القرآن، فورٹ عباس	وقار اشرف
مسجد جامع القرآن، ہارون آباد	محمد منیر احمد

خلاصہ مضامین قرآن حلقہ پنجاب شرقی

قرآن اکیڈمی ساہیوال (بعد از تراویح)	عبداللہ سلیم
مسجد جامع القران مروٹ (قبل از تراویح)	سید عبدالوہاب شیرازی
نور محل شادی ہال قبولہ روڈ عارف والا (بعد از تراویح)	ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)
بورے ہسپتال نزد فوارہ چوک، بورے والا	ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ فیصل آباد

جامع مسجد قرآن اکیڈمی سعید کالونی 2 فیصل آباد	ڈاکٹر عبدالسمیع
مسجد عبداللہ محلہ سلطان والا جھنگ	مختار حسین فاروقی
قرآن اکیڈمی ٹوبہ روڈ جھنگ	عبداللہ ابراہیم
مرکز عبداللہ پور فیصل آباد	محمد رشید عمر
سیون سیز بینکوئٹ ہال فیصل آباد	فیضان حسن جاوید

خلاصہ مضامینِ قرآن حلقہ فیصل آباد

مسجد قبا، شاہ کوٹ	ڈاکٹر غلام دستگیر

مسجد الرحمان، جھنگ	مفتی عطاء الرحمان
مسجد، بھکر روڈ، جھنگ	چوہدری ناصر علی
مسجد، کلرسن کالونی نزد شکر گنج ملز، جھنگ	حافظ عبدالوہاب
مسجد چاہ بڈھے والا، جھنگ	حافظ محمد علی
مسجد تھانہ صدر، جھنگ	قاری عبدالحفیظ
مسلم مسجد، فیصل آباد	فیصل یعقوب
صدیق اکبر مسجد فیصل آباد	ڈاکٹر نعیم الرحمان
اتفاق مسجد، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد	سید کفیل احمد ہاشمی
ستارہ گولڈ، فیصل آباد	عتیق الرحمان
بیکن ہاؤس سکول، فیصل آباد	ڈاکٹر جہانزیب
امام علی لائبریری، فیصل آباد	عدنان نوشیر

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ سرگودھا

مسجد جامع القرآن، سیٹلائیٹ ٹاؤن، سرگودھا برائے رابطہ: 0300-6056636	ڈاکٹر عبدالرحمٰن
مسجد عبداللہ، جوہر آباد برائے رابطہ: 0333-6813350	ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)

خلاصہ مضامین قرآن حلقہ سرگودھا

مسجد بیت المکرم، پی۔اے۔ایف۔کالونی روڈ، میانوالی برائے رابطہ: 0332-7722972	نور خان

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ پنجاب جنوبی

جامع مسجد قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، بوسن روڈ، ملتان ☆ برائے رابطہ: 0322-6136004	فاروق احمد
قرطبہ مسجد، قرآن اکیڈمی، گارڈن ٹاؤن، ملتان کینٹ ☆ برائے رابطہ: 0301-7537007	سلیم اختر
مسجد و مرکز تنظیم اسلامی، شیخ کالونی، وہاڑی ☆ برائے رابطہ: 0306-4996494	ڈاکٹر مظہر الاسلام
مسجد قرآن اکیڈمی، گڑھی قریشی موڑ، کوٹ ادو ☆ برائے رابطہ: 0333-4009555	جام عابد حسین
اقبال ماڈل گرلز سکول، بدھلہ سنت برائے رابطہ: 0301-7501124	بیان القرآن ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)
النور میرج کلب، 100 فٹی شاہ رکن عالم کالونی، ملتان ☆	احمد علی بٹ
خواجہ میرج کلب، ریلوے روڈ شجاع آباد برائے رابطہ: 0333-6089123	بیان القرآن ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)
راجستھان میرج کلب، وہاڑی روڈ ممتازہ آباد، ملتان ☆ برائے رابطہ: 0300-9636192	قمر رئیس
گلستان میرج کلب معصوم شاہ روڈ، ملتان ☆ برائے رابطہ: 0321-6300851	عرفان بٹ
نیکسس سکول بوائز برانچ وکیل والی چکی سیٹلائیٹ ٹاؤن بہاولپور برائے رابطہ: 0301-7780198	بیان القرآن ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)

خلاصہ مضامینِ قرآن حلقہ پنجاب جنوبی

جامع مسجد خدیجہ، عقب مین برانچ بیکن سکول بہادر، پور ملتان برائے رابطہ:0300-4004389	شہر یار خان
ایک میناروالی مسجد پل شوالہ سورج کنڈ روڈ چوک، ملتان برائے رابطہ:0300-6386099	رجب علی
جامع مسجد انبالہ ہومز، عقب خواجہ فرید ہسپتال وہاڑی روڈ ملتان	افضل حق
مسجد محمدیہ نزد کلینک ڈاکٹر وسیمہ طلعت ملتان کینٹ	عثمان صابر
قرآن اکیڈمی بلاک نمبر 4 نزد سریا مارکیٹ، ڈی جی خان برائے رابطہ:0336-6302953	بیان القرآن ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)
مرکز تنظیم اسلامی، وکلاء کالونی لیہ برائے رابطہ:0300-6762276	چوہدری صادق علی

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ اسلام آباد

الفرقان مسجد، آئی 8 مرکز، اسلام آباد برائے رابطہ:0321-5011428	عمران ارشد
ایگزیکٹو مارکی، پی ڈبلیو ڈی سوسائٹی نزد بحریہ ٹاؤن، اسلام آباد برائے رابطہ:0304-6994103	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
آدم لاج، پارک روڈ، اسلام آباد برائے رابطہ:0334-5309613	ڈاکٹر خالد محمود
دیوان مسجد ایف 10 مرکز، اسلام آباد برائے رابطہ:0334-5088155	شفاء اللہ خان
ریگالیہ ہوٹل، آبپارہ، اسلام آباد برائے رابطہ:0333-7778686	اویس ریاض
فاز پیلس، جی ٹی روڈ، بالمقابل ڈی ایچ اے فیز 2، اسلام آباد برائے رابطہ:0321-5046449	سعد محمود
مکان نمبر 31، گلی نمبر 1، فیض آباد ہاؤسنگ سکیم، آئی 8/4، اسلام آباد برائے رابطہ:051-4866055	اعجاز حسین

خلاصہ مضامینِ قرآن حلقہ اسلام آباد

افتخار اکیڈمی سکول، کھنہ پل، لہتراڑ روڈ، اسلام آباد برائے رابطہ:0332-5202882	شاہد محبوب

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ پنجاب پوٹھوہار

مسجد العابد وارڈ نمبر 7 گوجر خان برائے رابطہ:0322-5225354	حافظ ندیم مجید
کشمیر اسلامک سنٹر افتخار پلازہ میر پور آزاد کشمیر برائے رابطہ:0345-5806450	ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمدؒ)

خلاصہ مضامینِ قرآن پنجاب پوٹھوہار

مسجد دارالاسلام جبی براستہ جاتلاں ضلع بھمبر آزاد کشمیر برائے رابطہ:0346-5031155	عطاء الرحمن صدیقی
پیرسٹو اکیڈمی اینڈ دفتر تنظیم اسلامی بھون چوک چکوال برائے رابطہ:0333-5918090	محمد شہزاد بٹ

مرکز بیان القرآن و دفتر تنظیم اسلامی نزد مرکزی قبرستان جہلم برائے رابطہ:0301-5868300	ساجد سہیل

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ آزاد کشمیر

سٹی میرج ہال بلال شاپنگ کمپلیکس اپر اڈہ مظفر آباد☆ برائے رابطہ:0344-5450940	طاہر سلیم مغل

خلاصہ مضامینِ قرآن حلقہ سکھر

جامع مسجد شاہ پنجو تحصیل میہڑ ضلع دادو	احمد صادق سومرو
مرکز تنظیم اسلامی حلقہ سکھر پروفیسرز سوسائٹی شکار پور روڈ سکھر	حافظ ثناء اللہ گبول

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ کراچی شمالی

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی یاسین آباد، ایف بی ایریا، بلاک 9 کراچی برائے رابطہ:0321-2051847	محمد ارشد
زریتا بینکوئٹ، C-141 سیکٹر 11B نزد بلال جنرل اسٹور، یو پی موڑ۔ نارتھ کراچی برائے رابطہ:0312-0293782	سید فاروق احمد
عرش بریں ہال۔ سیکٹر 4B سرجانی ٹاؤن کراچی برائے رابطہ:0336-0384171	نوید مزمل
کاسامیٹو بینکوئٹ بلاک ایل مین شیر شاہ سوری روڈ۔ نارتھ ناظم آباد کراچی برائے رابطہ:0332-0264763	مفتی طاہر عبداللہ
مرحبا بینکوئٹ۔ ناظم آباد نمبر 4 نزد امتیاز سپر اسٹور کراچی برائے رابطہ:0300-8293917	خرم احمد

خلاصہ مضامینِ قرآن حلقہ کراچی شمالی

جامعہ مسجد شادمان ٹاؤن، سیکٹر 14B شادمان ٹاؤن کراچی برائے رابطہ:0320-3145062	سیف الرحمٰن
مسجد عثمان۔ بلاک H لنڈی کوتل چورنگی، رشید ترابی روڈ، نارتھ ناظم آباد کراچی برائے رابطہ:0300-2691257	طلحہ جمیل
مسجد دارالسلام۔ بلاک 4 فیڈرل بی ایریا کراچی برائے رابطہ:0321-2436631	عاطف محمود
نایاب ہال ناظم آباد نمبر 1 کراچی برائے رابطہ:0345-2166320	سید اظہر ریاض
پلاٹ نمبر D-17 سیکٹر 16A بفر زون کراچی برائے رابطہ:0300-2193877	منصور روفی
الفتح گارڈن نزد صابری چوک ونشان حیدر۔ سیکٹر ساڑھے گیارہ۔ اورنگی ٹاؤن کراچی برائے رابطہ:0332-2423730	محمد عمران
علی کیسل میرج لان۔ پلاٹ نمبر C3 سیکٹر D-3 بالمقابل رحمانیہ مسجد، سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن کراچی برائے رابطہ:0321-2925200	آغا آصف
تابش لان پلاٹ نمبر C-7 سیکٹر X-1 گلشن معمار کراچی برائے رابطہ:0321-2730761	طارق امیر پیرزادہ

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ کراچی وسطی

دی وینیو بینکویٹ ہال، راشد منہاس روڈ، متصل عسکری 4، کراچی برائے رابطہ:0321-9295691	شجاع الدین شیخ
ایم سی سی لان، ملک سوسائٹی، نزد فاریہ چوک، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی برائے رابطہ:0312-5404961	انجینئر عثمان علی
لٹل ماسٹر سکول ایم سی 50 گلی نمبر 1 آصف آباد، گرین ٹاؤن شاہ فیصل، کراچی برائے رابطہ:0302-2272390	سید یونس واجد
حسن بینکویٹ بالمقابل زرعی ترقیاتی بنک، نزد کانٹینینٹل بیکری بلاک 15، کراچی برائے رابطہ:0333-2192439	عزیز ظفر صدیقی
پی آئی اے ایم (PIAM) گارڈن نزد ایکسپو سینٹر گلشن اقبال بلاک 16 کراچی برائے رابطہ:0321-2013951	ڈاکٹر انوار علی
سٹی لان، بلاک 2-13D گلشن اقبال کراچی برائے رابطہ:0300-2190719	سید سلیم الدین
شان مغلیہ لان، ماڈل کالونی، جناح ایونیو روڈ کراچی برائے رابطہ:0321-2285905	راشد حسین شاہ
دھنک میرج ہال شاہ فیصل کالونی نمبر 2 نزد جامعہ حمادیہ کراچی برائے رابطہ:0302-8289068	اسامہ جاوید عثمانی
کاسا (KASA) لان، KESC ایمپلائز سوسائٹی، نزد درم جھم تادر صفورہ چورنگی، کراچی برائے رابطہ:0332-3794216	ڈاکٹر سعد اللہ

خلاصہ مضامینِ قرآن حلقہ کراچی وسطی

عائشہ مسجد گلشن یوسف نزد ڈیلکس بیٹری، بالمقابل انور بلوچ ہوٹل، ملیر کراچی برائے رابطہ:0333-3002402	محمد نصر اللہ
مسجد عثمان فاران کلب، نزد نیشنل اسٹیڈیم کراچی برائے رابطہ:0300-2927138	سید وجاہت علی
مسجد فرقان، کراچی یونیورسٹی ایمپلائز سوسائٹی اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی برائے رابطہ:0300-9291630	توحید خان
شہباز پارک، عقب L-4 مارکیٹ فیز نمبر 2، گلشن حدید کراچی برائے رابطہ:0323-2675392	محمد حسین
ماسٹر سوسائٹی موتر علامہ اقبال روڈ، PECHS بلاک 2 کراچی برائے رابطہ:0321-2633000	وقاص مبین خان
قرآن مرکز متین آرکیڈ بلاک 4 گلشن اقبال، ابوالحسن اصفہانی روڈ، کراچی برائے رابطہ:0333-2274870	فیصل منظور
دفتر تنظیم اسلامی میزنائن فلور M-6 مون گارڈن بلاک 10A گلشن اقبال کراچی برائے رابطہ:0334-4116577	عمر انعام جعفری
قرآن انسٹیٹیوٹ جوہر، بیسمنٹ سالکین بسیرا اپارٹمنٹ گلستان جوہر بلاک 14 کراچی برائے رابطہ:0331-2261174	سید محمد اویس نسیم

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ کراچی جنوبی

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، اسٹریٹ 34، خیابانِ راحت، ڈیفنس فیز 6 کراچی ☆ برائے رابطہ:0333-3391020	محمد نعمان
قرآن مرکز ڈیفنس 10C، کمرشل اسٹریٹ 13، ڈیفنس فیز 2 ایکسٹینشن کراچی ☆ برائے رابطہ:021-35380450	عاطف اسلم
قرآن مرکز لانڈھی، پلاٹ نمبر 861، ایریا D/37، نزد رضوان سوئیٹس، بابر مارکیٹ، لانڈھی نمبر 2 کراچی ☆ برائے رابطہ:0321-3580365	عبید احمد
ایم قاسم ہال، پلاٹ نمبر 483-484/B، سیکٹر 35/A، (شان گرامر اسکول اور سیوی اسکول کے درمیان)، کورنگی نمبر 4 کراچی ☆ برائے رابطہ:0336-2129166	ڈاکٹر محمد الیاس
پرنس لان، نزد VIP گارڈن، لکھنؤ سوسائٹی، مین کورنگی روڈ، کورنگی کراسنگ کراچی ☆ برائے رابطہ:0347-2425403	محمد رضوان
راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، کورنگی نمبر ڈھائی کراچی ☆ برائے رابطہ:0336-9211177	عامر خان
ریڈیسن میرج لان، ڈیفنس فیز 7 ایکسٹینشن، KPT انٹرچینج، نزد امتیاز سپر مارکیٹ کراچی ☆ برائے رابطہ:0300-2321278	محمد سہیل راؤ
گلستان انیس کلب، ہل پارک چورنگی، شہید ملت روڈ کراچی ☆ برائے رابطہ:0321-9221929	انجینئر نعمان اختر
ہالا لان A، نزد جنگ اخبار بلڈنگ وشاہین کمپلیکس، آئی آئی چندریگر روڈ کراچی ☆ برائے رابطہ:0333-3870773	محمد ہاشم

خلاصہ مضامینِ قرآن حلقہ کراچی جنوبی

سیفرون میرج لان، نزد گلف شاپنگ سینٹر تین تلوار، مین کلفٹن روڈ کراچی ☆ برائے رابطہ:0321-2344289	نعمان آفتاب

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

مرکزی جامع مسجد حدیبیہ، بدرشی، نوشہرہ	قاضی فضل حکیم
حلیم ٹاور نزد نادرہ آفس، جی ٹی روڈ، نشتر آباد، پشاور شہر	محمد ابراہیم فتح
ملک شادی ہال، کامران شہید روڈ، سواتی پھاٹک، پشاور صدر	فاروق ثاقب

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ مالاکنڈ

جامع مسجد صاحبزادگان جماعت غالیگے سوات	حبیب علی

دورۂ ترجمہ قرآن حلقہ بلوچستان

دارارقم اسکول، متصل ایف سی چیک پوسٹ، پشین اسٹاپ، کوئٹہ	عبدالسلام عمر

نوٹ: جس ایڈریس کے ساتھ ☆ کا نشان ہے وہاں خواتین کی شرکت کا انتظام ہے۔

دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب
علوم وحکمِ قرآنی کا ترجمان

سہ ماہی حکمت قرآن لاہور

تازہ شمارہ
اپریل تا جون 2019ء

بیاد: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ـــ ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ

اس شمارے میں

تہذیبِ حاضر کے گرفتار! ـــ ڈاکٹر ابصار احمد
نبی رحمت ﷺ کی بددعا ـــ پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
مِلاکُ التأویل (۱۷) ـــ ابوجعفر احمد بن ابراہیم الغرناطی
بیوی کے حقوق ـــ پروفیسر حافظ قاسم رضوان
''حُجۃ اللہ البالغہ'' ایک عظیم کتاب ـــ ارسلان اللہ خان
یتیم پوتے کی وراثت کا مسئلہ (۲) ـــ پروفیسر حافظ احمد یارؒ

افاداتِ حافظ احمد یار رحمہ اللہ ''ترجمہ قرآن مجید مع صرفی ونحوی تشریح'' اور محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کا دورۂ ترجمہ قرآن بزبان انگریزی Message of The Quran تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

☆ صفحات: 96 ☆ قیمت فی شمارہ: 70 روپے ☆ سالانہ زرتعاون: 280 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
36-K، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-042-35869501

غلبہ واقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں
تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور

اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ

شمارہ مئی 2019ء
رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ

مشمولات

☆ دنیا بھر میں مسلمانوں کا گھیراؤ ـــ آخر کیوں؟ ـــ اداریہ
☆ رمضان المبارک کی عظمت ـــ ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی
☆ تعمیرِ سیرت کی اساسات ـــ شجاع الدین شیخ
☆ رمضان: خود احتسابی کا مہینہ ـــ مسز بینا حسین خالدی
☆ مصطفےٰ نایاب وارزاں بولہب ـــ انجینئر مختار فاروقی
☆ اسلام کے اساسی وآفاقی تصورات ـــ عبدالمتین
☆ پاکستانی سکولوں میں بچوں کو کیا پڑھایا جا رہا ہے؟ ـــ پروفیسر سید خالد جامعی
☆ اسرائیل کو کیوں تسلیم کیا جائے؟ ـــ محمد ندیم اعوان
☆ ماہِ رمضان کی برکات ـــ پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
☆ اصلی اور فرعی مسائل میں مخالفین کے ساتھ برتاؤ کے فقہی ضابطے (۸) ـــ ڈاکٹر احمد بن سعد الغامدیؒ

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ''بیان القرآن'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!
☆ صفحات: 100 ☆ قیمت فی شمارہ: 40 روپے ☆ سالانہ زرتعاون (اندرون ملک) 400 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
36۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور

رمضان المبارک کا خصوصی تحفہ

مُنتخباتِ بیانُ القرآن

از
ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ

قرآنی مضامین کے گلہائے رنگارنگ پر مشتمل ایک خوبصورت گل دستہ

• امپورٹڈ آفسٹ پیپر • معیاری طباعت • مضبوط جلد
• صفحات: 437 • قیمت: 800 روپے

یہ کتاب رمضان المبارک میں خصوصی رعایتی قیمت پر دستیاب ہوگی

مکتبہ خُدام القرآن لاہور
36-K، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 3-(042)35869501
Email:maktaba@tanzeem.org

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے آگاہی
اور عظمتِ انسان سے واقفیت کے لیے

بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ
کے دو کتابچے ---- خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:

① **عظمتِ صوم**
قیمت: -/20 روپے

حدیث قدسی فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کی روشنی میں

② **عظمتِ صیام وقیامِ رمضان مبارک**
قیمت: -/30 روپے

A Cathedral and a Mosque Engulfed in Fire; One Ravages the Past, the Other Threatens the Future

The world reacted with shock to the fire that engulfed the Notre Dame Cathedral. A symbol of Paris, this 13th Century architectural marvel is home to Christian religious historical relics and artwork; made even more famous throughout the world by Victor Hugo's famous novel, The Hunchback of Notre-Dame.

World leaders were quick to react to the tragedy of this fire. News headlines around the world brought this disastrous incident to every living room around the globe and nations commiserated with the French. The inaudible sigh of relief was palpable when the structure was saved and with it, the history that laid within the walls. The past was not lost.

But another fire may well stop the future. Concurrent with the fire that ravaged Notre Dame, another historical place of worship, the al Aqsa mosque in Jerusalem fell victim to a fire of an "unknown origin". The Mosque which was completed in 705 CE, is the third holiest site in Islam. But its fate is not shared by Muslims alone – the Zionist state of Israel is making sure that it touches us all.

The world can be forgiven for their ignorance of this tragedy – and the importance of al Aqsa. The media simply dismissed it, as it does with all things that must be kept from the general public. This is not the first fire that was left unmentioned by mainstream media (MSM). A previous fire set to the Mosque by an extremist Australian Christian in 1969 failed to capture headlines. Indeed, the threats to al Aqsa Mosque have accelerated over the years to a point of no return. Given that the fate of this Mosque holds the fate of us all, how can the media be forgiven for their deafening silence?

In 2006, the Israeli government began work on an exact replica of the Hurva synagogue on its original site. The rebuilding of the Hurva is designed to usher in the rebuilding of the Third Temple. Rabbis were tailored for the special kind of garments they would be wearing in a "rebuilt temple" – the 'end of time'. But the Mosque still stands in the way of building the Third Temple – for now.

It took four years to complete the work on Hurva. When presidential candidate, Barack Obama promised AIPAC an undivided Jerusalem in 2008, the building of the Hurva synagogue was well on the way – which signaled continued future attacks on the al-Aqsa Mosque to make way for construction of the Third Temple.

In 2009, Israeli news headlines reassured Israelis that "Netanyahu would build the Third Temple". Soon after, in 2010, JTA reported that "Our Land of Israel" party had put posters on 200 city buses in Jerusalem showing an artist's rendition of the Third Temple on the al-Aqsa Mosque site with the slogan, "May the Temple be built in our lifetime."

Donald Trump deliverance on Obama's promise has made these fanatics more hopeful. How could they not be with Senator Broxon telling a cheering crowd,

"Now, I don't know about you, but when I heard about Jerusalem — where the King of Kings where our soon coming King is coming back to Jerusalem, it is because President Trump declared Jerusalem to be

capital of Israel".

And how do we ignore Benjamin Netanyahu taking ownership of Jerusalem stating that the Bible, the holy book for Jews and Christians, had justified it. Should we then be surprised that rabbis sent a letter of gratitude to Trump, praising him for "fulfilling prophecies"?

In March 2019, as Israeli elections were approaching, it was reported that "The Israeli Third Temple" party had gained traction. And while the mainstream media can ignore the latest fire that broke out at the al-Aqsa Mosque on April 15, can we afford to ignore the blazing headlines of the same day: "END OF THE WORLD: Jerusalem third temple 'fulfills Biblical prophecy' of the end times" and other Israeli news ushering in the building of the Third Temple and the 'end of times'?

Some may take comfort in the fact that this is all sheer madness, but one cannot ignore the insanity of which we were warned of by Warner D. Farr, LTC, U.S. Army who in 1999 reported his findings in the "Counterproliferation papers, Future Warfare Series No. 2, USAF Counterproliferation Center". This fascinating report, among other things, sounded the alarm over the probability of Gush Emunim, a right- wing Jewish religious organization, or others, hijacking a nuclear device to "liberate" the Temple Mount for the building of the third temple.

This is powerful insanity with insane powers enabling it. It appears as if the world is being "readied" to embrace this madness and accept this ominous fate!

<u>Source</u>*: Adapted from an article written by Soraya Sepahpour-Ulrich for Gulf News*

<u>Editor's Note</u>: *The editorial board of Nida e Khilafat may not agree with all information provided, analysis made and conclusions drawn in the article.*

Vol: 28 Regd. No. C.P.L NO.114 No.18

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore